سری گورو گوبند سنگھ صاحب کا فارسی زبان میں لکھا ہوا

ظفرنامہ

(نانک چند ناز)

بھائی جواہر سنگھ کرپال سنگھ اینڈ کو بک سیلرز۔ امرتسر

Price 4/-

Taj Tahir Foundation

K.S. Dhindsa.
5/4/78

Taj Tahir Foundation

DR K S DHINDSA
114 SEIGNIORY AVE
POINTE CLAIRE MONTREAL
(QUEBEC) H9R 1J7

695-7145

Taj Tahir Foundation

یہ کتاب سنٹرل لائبریری کمیٹی اور ڈیولپمنٹ کمشنر کی طرف سے بہ ریعئے چٹھی نمبر PR (UB) 54/15040 مئورخہ 16-5-55 منظور شدہ ہے

(۱)

دسم پاتشاہ

شری گورو گوبند سنگھ صاحب کلغی دھر مہاراج

کا

فارسی زبان میں لکھا ہوا منظوم کلام

ظفر نامہ

تیسرا ایڈیشن مارچ ۱۹۵۹ء

جسے

اُنہوں نے ۱۷۰۶ء میں بمقام ماچھی واڑہ لکھا

اور

جس کا اُردو نظم میں تشریحی ترجمہ

نانک چند ناز نے ۱۹۵۲ء میں کیا

ملنے کا پتہ

بھائی جواہر سنگھ کرپال سنگھ بکسیلرز و پبلشرز بازار مائیسواں امرتسر

قیمت

گُل

گورو مہاراج کے اشعار ——— ۱۳۵

ترجمہ کے اشعار ——— ۶۵۰

عرصۂ ترتیب ——— ۳ ماہ گیارہ دن

صفحے (سورتی سمیت) ——— ۱۵۰

مصنف کا پتہ ——— نانک چند ناز ایڈیٹر پربھات جالندھر

آشیرباد ——— شری میاں ماسٹر تارا سنگھ جی

مشورۂ سخن ——— ابوالفصاحت جوش ملسیانی

پیش لفظ و التماس ——— نانک چند ناز

کتابت ——— رام لبھایا چتر سدھ امرتسر

چھپائی ——— وزیر ہند پریس امرتسر

قیمت ——— اڑھائی روپے

جملہ حقوق بحق تیسرا ایڈیشن ——— بھائی جواہر سنگھ کرپال سنگھ امرتسر

وزیر ہند پریس ہال بازار امرتسر میں باہتمام [illegible] کے چھپوا کر بھائی جواہر سنگھ کرپال سنگھ پبلشرز نے بازار مائی سیواں
امرتسر سے شائع کیا۔

برگِ سبز است

مَیں یہ کتاب اُس خالصہ کی بھینٹ کرتا ہُوں
جسے گُرُو مہاراج نے ۱۶۹۹ء کی بیساکھی کے
دِن سا جا - اور اِس لئے سا جا کہ مری ہوئی ہندُو
قوم میں مزاحمت کا جذبہ اور تلوار اُٹھانے کی طاقت
پیدا ہو سکے

برگِ سبز است تحفۂ درویش

نانک چند ناز

Taj Tahir Foundation

ارداس

پرتھم بھگوتی سمر کے گورو نانک لئی دھیائے
پھر انگد گورو تے امرداس رامداسے ہوئیں سہائے
گورو ارجن ہرگوبند نوں سمرو سری ہر رائے
سری ہرکرشن دھیائیے جس ڈٹھے سبھ دکھ جائے
گورو تیغ بہادر سمرئیے گھر نوندھ آوے دھائے
دسویں پاتشاہ گورو گوبند سنگھ صاحب جی سبھ تھائیں ہوئے سہائے

گورو گوبند سنگھ کا رازِ زندگی

"دیہہ شوا بر موہ ایہے — شبھ کرمن تے کبھوں نہ ٹروں
نہ ڈروں ارسوں جب جائے لڑوں — نشچے کر اپنی جیت کروں
ار سکھ ہوں اپنے ہی من کو — ایہہ لالچ ہوں۔ گن تو اچروں
جب آو کی اودھ ندان بنے — اُت ہی اٹن میں تب جوجھ مروں"

(دسم گرنتھ)

Taj Tahir Foundation

ارادت

بده ساقیا ساغر سبز رنگ
که مارا بکار است در وقت جنگ

شود مارا بده تا شگفته تازه دل
که گرگوشه سر برآرم ز آلوده گل

ترجمہ :- ہمیں سبز رنگ پیالہ کی ضرورت ہے کیونکہ جنگ میں یہی
وہ قیمتی چیز کام آتی ہے اے ساقی وہ جام ہمیں یہ چیز عطا کر
کہ ہم گوشہ سے موقع پیدا کرسکیں

گرو گوبند سنگھ

میرا دیش

"ہم ایہہ کاج جگت مو آئے
دھرم ہیت گرو دیو پٹھائے
جہاں تہاں تم دھرم بتھارو
دشٹ دوکھین پکڑ پچھاڑو
یہی کاج دھرا ہم جنم
سمجھ لیہو سادھو سب منم
دھرم چلاون سنت اُبارن
دشٹ سبھن کو مول اُپارن
(گورو گوبند سنگھ)

Taj Tahir Foundation

آشیرواد

خالصہ پنتھ کو ساجنے والے گورو صاحب نے پانچ سر لیکر اِس پنتھ کی بُنیاد رکھی تھی پھر بچّوں اپنی ماتا اپنے رشتہ داروں اور اپنے پیاروں کے خون سے اِس پھلواڑی کو سینچا تھا۔ ہم گورو گوبند سنگھ جی کی قربانی کا دھیان کرکے ہی چڑھدی کلاں میں جا سکتے ہیں — ظفرنامہ — یعنی ہماری فتح کا پیغام — گورو صاحب نے اُس وقت لکھا تھا جب پنجاب ظالم حکمرانوں کیخلاف جنگ کر رہا تھا۔ ان مذہبی مظالم سے ہماری قوم نے دِل نہیں ہارا تھا ہمت اور حوصلہ بدستور قائم تھا۔ یہ بات گورو صاحب کے "ظفرنامہ" کے مطالعہ سے ثابت ہے۔

گورو مہاراج کے "ظفرنامہ" (فارسی کلام) کا منظوم اُردو ترجمہ میرے عزیز نانک چند ناز نے کیا ہے۔ اس سے ان کی گورو بھگتی ظاہر ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اِس جنگی کتاب کی اشاعت زیادہ سے زیادہ ہو۔ تاکہ فارسی نہ سمجھنے والے ہندو سکھ بھی گورو مہاراج کے جوش انگیز کلام سے مستفید ہو سکیں۔ یہ کتاب لکھنے پر میں اپنے عزیز کو آشیرواد دیتا ہوں۔

امرت سر ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۵۱ء ———— (ماسٹر تارا سنگھ)

یادداشت

(۱) یوم ولادت گورو گوبند سنگھ صاحب —— پوہ سُدی ستمی سمت ۱۷۲۵ منگلوار ۲۹ دسمبر سنہ ۱۶۶۶ء

(۲) مقام ولادت —— صوبہ بہار کے مقام پٹنہ میں

(۳) گدی پائی —— مگھر سُدی ۵ سمت ۱۷۳۲ ۱۱ نومبر سنہ ۱۶۷۵ء کو مقام انند پور صاحب ضلع ہوشیار پور میں

(۴) پہلی لڑائی —— پہاڑی راجہ بھیم چند کے خلاف فروری سنہ ۱۶۸۶ء میں لڑی اور دشمن کو شکست دی۔

(۵) تعلیم —— سنہ ۱۶۷۵ء سے کچھ پہلے اور بعد بھی بہاری۔ گورمکھی ہندی

(۶) تعلیم فارسی —— سنہ ۱۶۶۵ء سے سنہ ۱۶۸۰ء تک مقام پونٹہ صاحب میں ایک اُستاد پیر محمد سے فارسی زبان پڑھی۔

(۷) لٹریچر کی ترتیب —— سنہ ۱۶۸۰ء سے لیکر سنہ ۱۶۹۹ء تک سنسکرت، ہندی، فارسی کی کتابوں کا مطالعہ کیا۔ فردوسی کا "شاہنامہ" بھی پڑھا۔ گیتا رامائن، پُران وغیرہ گرنتھ پڑھے۔ ۵۲ شاعروں اور استادیوں کی ایک سبھا قائم کی جو قومی لٹریچر لکھتے اور اُسے ترتیب دیتے۔ پورانک کتھاؤں کا پنجابی بھاشا میں خود ترجمہ کیا۔ جن میں لڑائیوں کا ذکر تھا۔

(۸) خالصہ کا جنم —— ۳۰ مارچ سنہ ۱۶۹۹ء بیساکھی کے دن خالصہ سجایا۔ پانچ پیارے اُسی دن بنے۔

(۹) اورنگ زیب سے لڑائیاں —— ہندوستان کی آزادی کیلئے اورنگ زیب کے خلاف باقاعدہ جنگ کا اعلان سنہ ۱۷۰۰ء میں ہوا۔ اور اس کے ساتھ پہلی لڑائی سنہ ۱۷۰۱ء میں انندپور صاحب میں ہوئی جب شاہی فوج نے اچانک حملہ کر دیا

(۱۰) چالیس مکتے —— سنہ ۱۷۰۱ء کے لگ بھگ چالیس سکھ بے دعوی دے کر گورو صاحب کی فوج سے الگ ہو گئے اور آپ سنہ ۱۷۰۴ء میں انندپور کو چھوڑ کر چمکور ضلع انبالہ میں چلے گئے۔

(۱۱) مکتسر کی لڑائی —— یہ لڑائی سنہ ۱۷۰۵-۶ء میں فیروزپور کے اُس مقام پر ہوئی جہاں آج کل مکتسر کا قصبہ آباد ہے۔ اس لڑائی میں شاہی فوج شکست کھا کر بھاگ گئی۔ اور گورو صاحب نے چالیس سکھوں کو زخمی حالت میں پہچانا جو بے دعوی دیکر چلے گئے مگر پھر خود ہی گورو کی فوج میں آ گئے تھے

(۱۲) ظفر نامہ —— سنہ ۱۷۰۶ء میں بمقام دینا ضلع فیروزپور۔

(۱۳) جوتی جوت سمائے —— ۷ اکتوبر سنہ ۱۷۰۸ء نندیڑ حیدرآباد (دکن) میں۔

Taj Tamir Foundation

پیشِ لفظ

جنگی کارناموں کے علاوہ گورو گوبند سنگھ صاحب کے علمی اور ادبی کارنامے بھی اِس قابل ہیں کہ ہندوستانی خصوصاً پنجابی اِن کی طرف متوجہ ہوں۔ اور جس قدر زیادہ ہو سکے۔ اِن سے فیض حاصل کریں۔ گورو مہاراج نے اپنے وقت کے ہندوؤں میں زندگی پیدا کرنے کے لئے اور اُن کی حفاظت کے خیال سے جہاں مضبوط فوج مرتب کی۔ وہاں بلند پایہ لٹریچر بھی ہمارے لئے چھوڑ گئے۔ یہ لٹریچر اُنہوں نے خود بھی لکھا اور اپنے سکھوں سے بھی لکھوایا۔ اُس وقت کی ہندی بھاشا میں لکھی ہوئی اُن کی کئی کتابیں موجود ہیں۔ شری کرشن کی گیتا کا ترجمہ بھی اُنہوں نے اپنی بولی میں کیا تھا۔ پُرانوں کے کئی تاریخی افسانوں کو بھی اُنہوں نے جنگجوانہ انداز میں ڈھالا اور قوم میں جذبۂ مزاحمت پیدا کرنے کے لئے اُس کے سامنے رکھا۔ یہ دوسری بات ہے کہ مہاراج کے نزدیک پُرانوں کو کوئی مذہبی حیثیت حاصل نہیں تھی۔ "دچیتر ناٹک" اِن کے شاعرانہ خیالات کا ایک رُوح پرور مجموعہ ہے۔ اُسی میں انہوں نے اپنے پوجیہ پتا ——— گرو تیغ بہادر صاحب ——— کی شہادت کا ذکر کیا ہے۔

اُن کی رچناؤں میں سے ایک ظفر نامہ بھی ہے۔ یہ فارسی نظم میں ہے۔ جس میں گورو صاحب نے اپنی اُن لڑائیوں کا ذکر کیا ہے جو اُنہیں اُس وقت کے مُسلم بادشاہ اورنگ زیب کے خلاف لڑنی پڑیں۔ یہ ذکر اِس جوش انگیز پیرائے میں ہوا ہے کہ اِسے پڑھنے اور سمجھنے سے رگوں میں خون اُبلنے لگ جاتا ہے "ظفر نامہ" کے یہ اشعار اگرچہ تعداد میں زیادہ نہیں زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ سَو بیان کئے جاتے ہیں لیکن ایک ایک شعر میں بڑے سے بڑے جنگی واقعات کو بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گورو صاحب نے اِن اشعار میں شاعرانہ تخیل۔ جنگی جوش و خروش اور طبع کی جولانیوں کا ایک طوفان قلمبند کر کے رکھ دیا ہے۔ اِن اشعار سے آپ پر یہ حقیقت روشن ہو جائیگی۔ کہ گورو گوبند سنگھ دوسری خوبیوں کے علاوہ بلند پایہ شاعری کی خوبیوں کے بھی حامل تھے۔ مجھے گورو مہاراج کی ذات سے بہت گہری عقیدت ہے۔ بعد ازاں سکھ خاندان میں پیدا ہونے کے علاوہ مَیں نے اِن کے پیدا کئے ہوئے ساہتیہ کا بھی کافی مطالعہ کیا ہے۔ اُن کے اِس ساہتیہ کو مَیں اپنی قوم اور اپنے وطن کے لئے قابلِ فخر وِرثہ سمجھتا ہوں۔ اور اپنی قومی تاریخ بلکہ قومی تمدّن کا روشن ترین پہلو۔

ظفر نامہ میرے مطالعہ میں اُس وقت آیا جب کوہاٹ کے ایک ہندو دوست نے اِسکا ترجمہ پنجابی بھاشا میں

کر کے کتابی شکل میں شائع کیا۔ لیکن اُس کتاب میں فارسی کے اشعار اتنے غلط لکھے گئے تھے کہ میں نے اصل اشعار کی کھوج کی کوشش کی۔ لیکن دُوسری مصروفیتوں کے کارن میں اس طرف زیادہ توجہ نہ دے سکا۔ اور وقت گذرتا چلا گیا۔ تقسیم سے کچھ پہلے لاہور میں مولانا تاجور نجیب آبادی کے پاس "ظفرنامہ" کا ایک نسخہ دیکھا۔ تو پھر اسکے مطالعہ کی رغبت ہوئی۔ یہ نسخہ دستی تھا۔ روہیل کھنڈ کے کسی ہندو دوست نے مولانا تاجور تک پہنچایا تھا۔ اسمیں کچھ اشعار تقطیع سے باہر تھے۔ جنہیں مولانا تاجور نے صحیح شکل میں تحریر کر دیا تھا۔ سنہ ۱۹۴۷ء کے ابتدائی دور ہی میں میرے ذہن میں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ گرو گوبند سنگھ کے اِس ادبی شاہکار کو ہندوؤں اور سکھوں کے سامنے رکھوں۔ لیکن نہ اُس سال میں اور نہ سنہ ۱۹۵۱ء کے ماہ جنوری تک میں ناموافق حالات کے دائرہ سے باہر نکل سکا۔ پھر بھی ۶ ماہ یہ سوچنے میں لگ گئے کہ اپنے خیالات کو عملی جامہ پہناؤں تو کس طرح؟ چنانچہ پچھلے سال کے جولائی میں فیصلہ کیا کہ فارسی کے "ظفرنامہ" کو اُردو نظم کے قالب میں ڈھالوں۔ اور اس طرح اُردو داں ہندوستانیوں کے سامنے گرو گوبند سنگھ کے وہ آتش خیز جذبات رکھوں جو اُنہوں نے سنہ ۱۷۰۳-۶ء میں اپنے کلک برق ریز سے مرتب کئے تھے۔ لیکن یہ ترجمہ لفظی نہیں تشریحی ہے۔ ہر دائیں صفحے پر گرو مہاراج کے اشعار درج کئے گئے ہیں۔ اور سامنے بائیں صفحے پر اِن کا تشریحی ترجمہ اُردو نظم میں۔ اس ترتیب سے آپ پر گرو مہاراج کے اشعار کے معنی بھی کھل جائیں گے۔ اور اِن تاریخی واقعات سے بھی آپ روشناس ہو جائیں گے جنہیں مہاراج صرف ایک ایک شعر میں لکھ گئے۔ فارسی کے الفاظ کے معنی بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ فارسی زباں کو نہ سمجھنے والے اصحاب بھی شعر کی اصلیت سے واقف ہو جائیں۔ اور اِس طرح اُردو اشعار سے لُطف اندوز ہو سکیں۔

فارسی کلام میں گرو گوبند سنگھ نے پنجاب کے تاریخی واقعات کا ذکر بھی کیا ہے۔ مثلاً قوم میں زندگی پیدا کرنے کے لئے خالصہ ساجنا۔ انند پور صاحب سے اپنے آپ کو بچا کر لے جانا۔ سری فتح گڑھ صاحب میں دونوں بڑے صاحب زادوں کا گرفتار ہونا۔ اور چالیس سکھوں کا جام شہادت پینا۔ اسی مقام پر دونوں چھوٹے صاحب زادوں کا مُسلم حکمرانوں کی طرف سے دیوار میں زندہ چنوایا جانا۔ چمکور قلعہ پر نجف خان اور ناہر خان پٹھان فوجی سرداروں کا حملہ آور ہونا مہاراشٹر کے مرہٹوں اور راجپوتانہ کے راجپوتوں سے اورنگ زیب کا شکست کھانا۔ اور گرو صاحب کا اسے چیلنج کرنا کہ پنجاب میں تمہاری شکست کا انتظام ہم کر رہے ہیں۔ اس اعتبار سے "ظفرنامہ" ایک تاریخی کتاب بھی ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۷۰۹ء کی بغاوت میں پنجاب کے ہندوؤں سکھوں نے گرو صاحب کی رہنمائی میں مُسلم حکومت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی۔ خونِ شہادت سے بھرے ہوئے اس قسم کے تاریخی واقعات کا مطالعہ کرنا اور انہیں یاد رکھنا قومی زندگی کی ایک علامت ہوا کرتی ہے۔ اسی لئے میں نے گرو مہاراج کے فارسی کلام "ظفرنامہ" کو اُردو نظم کا جامہ پہنایا ہے تاکہ ہم اپنی قومی مزاحمت کے اِن واقعات کو جنہیں گرو مہاراج نے فارسی نظم میں لکھا اُردو زبان میں پڑھ کر ان سے زندگی حاصل کر سکیں۔

آپ دیکھیں گے کہ مہاراج کے کلام میں بہت زور ہے۔ بہت پختگی اور بہت روانی ہے۔ ان کی زبان روزمرہ کی معلوم ہوتی ہے۔ یعنی اُنھوں نے فارسی کا طرزِ بیان وہی منتخب کیا ہے۔ جو ایران کے لوگ عام بول چال میں استعمال کرتے ہیں۔ قیاس گذرتا ہے کہ انہیں فارسی میں بات چیت کرنے میں کافی مہارت تھی۔ لیکن "ظفرنامہ" کو اُردو قالب میں آپ کے سامنے رکھنے کا مقصد ادھورا رہ جائے گا۔ اگر میں اس بات کی طرف آپکو

Taj Tahir Foundation

متوجہ نہ کروں کہ گورو مہاراج نے اپنے کلام کے آغاز میں اس خدا کی قسم کھائی ہے۔ جو تلوار کا پیدا کرنے والا ہے۔ تیغ و تبر کا خدا ہے اور میدانِ جنگ میں تیز دوڑنے والے گھوڑوں کا خدا ہے۔ اس مُردہ قوم میں جنگجویانہ رُوح داخل کرنے کے لئے گورو مہاراج نے جس ڈھنگ سے پرماتما۔ ایشور یا خدا کو لوگوں کے سامنے رکھا وہ شستر دل کا پرماتما تھا۔ بدھ ورتی کا ایشور تھا اور تیغ و تبر کا خدا تھا۔ صرف یہ ایک چیز ہی کافی ہے کہ ہم گورو گوبند سنگھ کے احسانوں کو نہیں بھول سکتے۔ کسی قوم پر سب سے بڑا احسان یہی ہے کہ اسے بہادری اور شجاعت کے جذبات سے بھر دیا جائے۔ یہی قومی زندگی کی بنیاد ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ "ظفر نامہ" نے ہمیں یہی جذبہ بخشا ہے۔

اور "ظفر نامہ" کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ مہاراج نے اسے جنگی طرز میں لکھا۔ ایران کے مشہور شاعر فردوسی کا "شاہنامہ" بھی اسی طرز میں ہے۔ فعولن فعولن فعولن مفعول —— رزمیہ نظمیں ایسی ہی طرز میں ہوں تو طبیعت میں ولولے پیدا کرتی ہیں۔ اور خیالات میں جوش معلوم ہوتا ہے کہ کلام لکھنے سے پہلے گورو صاحب نے یہ طرز منتخب کرنے پر خاص توجہ دی تھی۔ میں نے بھی اسی بحر میں اشعار لکھے ہیں۔ ترجمہ کرنے میں یہ خاص خیال رکھا ہے کہ بیان کو پوری ترقی دوں اور شعر کی روانی کو بھی اپنی جگہ پر رکھوں۔ مثلاً گورو صاحب نے کسی واقعہ کو صرف ایک شعر میں بیان کیا۔ تو میں نے اسے کھول کر بیان کرنے کے لئے تشریح کر دی۔ اور وہ بھی نظم ہی میں۔ اس سے آپ کو یہ سمجھنے میں مدد ملے گی کہ انہوں نے کس واقعہ کی طرف اشارہ کیا ہے۔ میں نے انتہائی کوشش کی ہے کہ اس پہلو میں "ظفر نامے" کے کسی بھی شعر کو تشنہ نہ رہنے دوں۔ لیکن اس کتاب میں میں نے ان اشعار کو شامل نہیں کیا جنہیں کسی شرارتی نے اپنی طرف سے —— مہاراج کے جوتی جوت سمانے کے بعد —— بڑھا کر "ظفر نامہ" کا حصہ بنا دیا تھا۔ یہ وہ تین یا دو اشعار ہیں۔ جن میں مہاراج کی زبان سے یہ کہلوایا گیا ہے۔ اورنگ زیب کو مخاطب کر کے کہ "بندہ چاکرم" (یعنی میں آپ کا نوکر ہوں)

ظاہر ہے کہ یہ محض جعل ہے۔ کیونکہ "ظفر نامہ" کے مضمون کی اصل سے یہ بالکل مطابقت نہیں رکھتے۔ گورو گوبند سنگھ تو اورنگ زیب کو جنگ کرنے کا چیلنج کر رہے تھے۔ اس قسم کی بات ان کی زبان سے قطعاً نہیں نکل سکتی تھی۔ نہ معلوم کس کمبخت نے یہ جعل کر کے اپنی پست فطرتی کا ثبوت دیا۔ میں نے ان مذموم اشعار سے کتاب کو داغدار نہیں ہونے دیا۔ کیونکہ گورو مہاراج کے کلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

ان الفاظ کے ساتھ میں اپنی یہ ناچیز تصنیف قدر دان احباب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں ——

ع :- گر قبول افتد زہے عز و شرف

جالندھر یکم جنوری سنہ ۱۹۷۲ء

(نانک چند ناز)

Taj Tahir Foundation

ظفر نامہ کا اتہاس

روایات کئی ہیں۔ ایک سے ایک حیرت انگیز۔ ہر روایت اپنے ساتھ مختلف خیالات رکھتی ہے۔ چونکہ یہ روایات گورو گوبند سنگھ جی کے "ظفرنامہ" سے وابستہ ہیں۔ اس لئے اُن کے معتقدوں کے قابلِ قبول ہو کر کئی غلط اشعار کی بھی حامل ہو گئیں۔ کئی لوگوں نے اصل اشعار پر اضافہ بھی کر دیا۔ اور اِس طرح اِس کی تاریخی حیثیت مسخ ہو کر رہ گئی۔ اور پھر اُس زمانہ میں جب گورو صاحب نے اِسے لکھا۔ طباعت کا انتظام نہ ہونے پر یہ اپنی اصل صورت میں محفوظ بھی نہ رہ سکا۔ نسلاً بعد نسلاً جس طرح لوگوں کو زبانی یاد رہا۔ دو سو سال کے لمبے عرصہ کا سفر کرتا ہوا موجودہ صدی میں ہم تک پہنچا۔ اِس کا سب سے پہلا سُراغ اُس وقت ملا جب ۱۹۲۲ء کے ماہ جولائی و اگست میں بنارس کے اخبار "ناگری پرچارنی پترکا" میں ایک ہندو سکالر بابو جگن ناتھ داس کا ایک مضمون چھپا جس میں اُنھوں نے انکشاف کیا کہ تیس بتیس سال پہلے اُنہوں نے پٹنہ کے شری ہرمندر کے پجاری یا مہنت بابا سمیر سنگھ صاحب کے پاس فارسی زبان میں لکھے ہوئے دو خط دیکھے۔ ایک تھا مہاراشٹر کے سیواجی مرہٹہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا۔ جو اورنگ زیب کے ساتھی مرزا راجہ جے سنگھ کے نام تھا۔ اور دُوسرا خالصہ پنتھ کے جنم داتا گورو گوبند سنگھ کے ہاتھ کا لکھا ہوا خود اورنگ زیب کے نام۔ اِن دونوں خطوط میں اورنگ زیب کو لعن طعن کی گئی تھی کہ اس نے ہندوؤں پر اتنا ظلم کیوں روا رکھا ہوا ہے؟ بابو جگن ناتھ نے اِن دونوں خطوط کی نقلیں اُتاری تھیں۔ یہ غالباً ۱۸۹۰ء کی بات ہے۔ گورو مہاراج کا خط فارسی نظم میں تھا۔

شری شواجی مرہٹہ بھی فارسی زبان کے ماہر تھے۔ اِن کے خط کی نقل تو ناگری پرچارنی پترکا میں شائع کر دی گئی اور اِس طرح وہ محفوظ ہو گیا۔ لیکن گورو گوبند سنگھ صاحب کے خط کی نقل بابو جگن ناتھ سے بھی اِدھر اُدھر ہو گئی۔ بابو جی فارسی کے شاعر بھی تھے۔ چنانچہ اُنہوں نے اپنی یادداشت سے کام لیکر گورو مہاراج کے خط کے اشعار قلمبند کر لئے۔ اور پترکا میں چھاپ بھی دیئے۔ اُس زمانہ میں پٹنہ کے کلکٹر ایک ادب نواز پنڈت راج بلبھ مصرا تھے۔ اُنہوں نے اِس نسخہ کو محفوظ رکھنے کے لئے اسے چھپوا لیا۔ کچھ عرصہ بعد بابو جگن ناتھ نے ایک قلمی نسخہ پنجاب میں سردار امراؤ سنگھ شیر گل مجیٹھیہ امرت سر کو ارسال کیا۔ جنہوں نے اِسے خالصہ کالج امرت سر کی لائبریری کے حوالے کر دیا۔ لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ گورو مہاراج کا یہ خط پٹنہ کے ہرمندر صاحب کے مہنت صاحب کے پاس کیسے پہنچ گیا تھا۔ گورو تیغ بہادر کا پریوار کافی عرصہ پٹنہ میں رہا تھا۔ گورو گوبند سنگھ صاحب کا جنم بھی اِسی شہر میں ہوا تھا۔ ممکن ہے کہ جب اُنہوں نے یہ خط لکھا ہو۔ اِس کی ایک نقل اپنے کسی مِتر کو بھی بھیج دی ہو۔ اور وہ ہرمندر صاحب میں محفوظ کر لی گئی ہو۔

Taj Tahir Foundation

ایک روایت یہ ہے کہ گورو مہاراج کے اس خط کی کئی دستی نقلیں ہو گئی تھیں۔ جنھیں ملک کے مختلف، حصوں میں پہنچا دیا گیا تھا۔ تاکہ لوگ انہیں پڑھیں اور مسلم حکومت کیخلاف بغاوت کے لئے تیار ہو جائیں۔ ایک نقل ضلع راولپنڈی کے مقام گولڑا میں۔ ایک سید مسلم خاندان کے ہاں بھی محفوظ تھی۔ اس کا پتہ راولپنڈی کے ایک سکھ ڈاکٹر نے لگایا تھا۔ ایک دفعہ وہ اس خاندان کی ایک بوڑھی عورت کا علاج کرنے گیا تو اسے بتایا گیا کہ یہ عورت ہر ہفتے پرانے صندوق میں سے ایک کاغذ نکالتی ہے۔ اسے پڑھتی ہے اور پھر بیہوش ہو جاتی ہے۔ یہ کاغذ جب ڈاکٹر کو دکھایا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ گورو گوبند سنگھ کے فارسی میں لکھے ہوئے اس منظوم خط کی نقل ہے۔ جو انہوں نے اورنگ زیب کو بھیجا تھا۔ گولڑا کے اس سید خاندان کے کوئی دو آدمی گورو گوبند سنگھ کی فوج میں بھرتی تھے۔ نسلاً بعد نسلاً یہ خط اس خاندان کے پاس چلا آتا تھا۔ کہتے ہیں کہ یہ دونوں سید گورو صاحب کے ساتھ حیدر آباد دکن بھی گئے تھے۔ عورت نے اس خط کو بطور تبرک رکھا ہوا تھا۔ وہ اسے پڑھ کر جلال میں آ جایا کرتی تھی۔ سکھ ڈاکٹر نے اس واقعہ کا ذکر کئی دوستوں اور رشتہ داروں سے کیا تھا۔ یہ سنہ ۱۹۱۷-۱۸ء کی بات ہے۔ تھوڑے دن ہوئے لدھیانہ کے ایک سکھ دوست مجھے جالندھر میں ملے۔ انہوں نے بھی اس واقعہ کا ذکر کیا تھا۔ "ظفر نامہ" کا ایک حصہ ایک قلمی دسم گرنتھ میں بھی موجود ہے۔ جو فارسی حروف میں لکھا ہوا ہے۔

بہرحال اس میں کوئی شک نہیں۔ اور یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ کہ سنہ ۱۷۰۲ء سے لے کر سنہ ۱۷۰۴ء تک کے عرصہ میں گورو گوبند سنگھ صاحب نے اورنگ زیب کیخلاف جو لڑائیاں لڑیں۔ انہوں نے اس "ظفر نامہ" کو ترتیب دینے میں بڑا کام کیا۔ اس کی ابتدا سنہ ۱۷۰۳ء میں ہی ہو چکی تھی۔ اپنے پتا گورو تیغ بہادر صاحب کی شہادت کے بعد جب گورو صاحب نے اورنگ زیب سے بدلہ لینے اور شمالی ہندوستان میں ایک بہادر فوج تیار کر کے اسکی سلطنت کو ختم کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو پہلا قدم انہوں نے یہ اٹھایا کہ اپنی طاقتوں کو جمع کرنے کے لئے انند پور ضلع ہوشیار پور میں ہیڈ کوارٹر بنایا۔ دوسری سرگرمیوں کے پہلو بہ پہلو انہوں نے پنجابی۔ ہندی سنسکرت اور فارسی کے ۵۲ سکالر اپنے ہاں بلائے۔ ان میں کئی شاعر بھی تھے۔ یہ سب جنگی لٹریچر مرتب کرنے پر لگ گئے۔ گورو مہاراج خود بھی بلند پایہ شاعر تھے۔ کئی زبانوں میں انہوں نے نظم و نثر کی کتابیں لکھیں۔ فارسی کلام بھی اسی زمانہ میں لکھنا شروع کر دیا تھا۔ ان ۵۲ ادیبوں میں فارسی کے شعرا بھی تھے۔ بھائی نند لال کو ان میں ممتاز درجہ حاصل تھا۔ اور وہ گورو مہاراج کے بہت قریب تھے۔ ایک تاریخی کتاب میں لکھا ہے کہ بھائی نند لال کے بغیر گورو مہاراج کھانا بھی نہ کھاتے تھے۔ ان سے بہت پریم کرتے تھے۔ اور ان کی عزت بھی جب بھائی جی دربار میں آتے تو گورو مہاراج ان کے سواگت کے لئے کھڑے ہو جاتے۔

یہ مجلس شعرا "ظفر نامہ" کی ابتدا کا باعث بنی۔ بہت سے اشعار اسی زمانہ میں لکھے گئے تھے۔ لیکن وہ سرسہ ندی میں ضائع ہو گئے۔ یہ حادثہ جولائی سنہ ۱۷۰۳ء اور جنوری سنہ ۱۷۰۴ء کے درمیانی وقفہ میں ہوا۔ جب گورو مہاراج کی فوج انند پور میں محصور ہو گئی تھی۔ لیکن اورنگ زیب کے فوجی سرداروں اور پہاڑی راجاؤں کے حملوں کے باوجود شہر کا محاصرہ نہیں ٹوٹتا تھا۔ شاہی فوجوں کو جب کامیابی نہ ہوئی تو اورنگ زیب نے ایک پیغام صلح بھیجا۔ جو قرآن کی قسموں پر تھا۔ اس کے ایلچیوں نے بھی کئی قسمیں کھائیں۔ اور تحریر لکھ

Taj Tahir Foundation

کر گورو مہاراج کو دی۔ کہ مزید حملہ نہیں کیا جائے گا۔ چنانچہ اِس اقرار نامہ کے مطابق آپ انند پور سے نِکلے۔ مگر دُشمن نے وعدہ شکنی کی۔ اور اُن پر حملہ کر دیا۔ اِس موقعہ پر گورو مہاراج کا بہت سا سامان لُٹ گیا۔ بیش بہا علمی خزانہ اور بیشمار قلمی مسوّدے اور نُسخے سرسہ ندی کو پار کرتے وقت دریا میں بہہ گئے۔ تمام خاندان بکھر گیا۔ تمام سکھ بکھر گئے۔ بزرگ ماتا گوجری اور دو چھوٹے صاحبزادے گنگو نامی برہمن ملازم کی غدّاری کی وجہ سے فتح گڑھ صاحب میں مُسلم حکمرانوں نے گرفتار کر لئے۔ کچھ عرصہ خود گورو مہاراج کو بھی چمکور کی ایک حویلی میں محصور رہنا پڑا۔ اور پھر محصور کرنے والوں کا مردانہ وار مقابلہ کر کے آپ یہاں سے بھی صحیح سلامت نِکل گئے۔

جو قلمی مسوّدے سرسہ ندی کی نذر ہو گئے۔ اُن میں "ظفر نامہ" بھی تھا۔ کئی محققین کو اس سے اختلاف ہے۔ لیکن اِس کے پہلے تیرہ اشعار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ انند پور میں ہی لکھے گئے تھے۔ ان میں گورو مہاراج نے اورنگ زیب کو مخاطب کر کے اس کی پدر آزاری اور برادر کُشی کا ذکر کیا ہے۔ مہاراشٹرا اور راجپوتانہ میں اس کی شکستوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور پھر دعویٰ کیا ہے کہ میں نے آب آہن (لوہے کے پانی) سے پنجاب کے لوگوں کو خالصہ بنا دیا ہے۔ یعنی اُنہیں امرت چھکا کر بہادر بنا دیا ہے۔ اب تمہاری شکست قریب ہے۔ چودھویں شعر میں اپنے دونوں چھوٹے صاحبزادوں کی شہادت کا ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شعر چمکور صاحب کے محاصرہ کے بعد لکھا گیا تھا۔ لیکن "ظفر نامہ" کے پہلے حصے کی تکمیل ماچھی واڑہ میں ہوئی۔ اور دوسرے حصے کی تکمیل روپڑ کے علاقہ میں واقع ایک مقام قصبہ کانگڑ میں ہوئی۔ "ظفر نامہ" کے کل ۱۳۵۔ اشعار ہیں۔ انہیں قلمی شکل میں مرتب کر کے گورو مہاراج نے ایک سکھ بھائی دیا سنگھ کے حوالے کیا۔ جس نے حیدر آباد دکن میں جا کر اورنگ زیب تک پہنچایا۔ اُن دِنوں اورنگ زیب وہاں گیا ہوا تھا۔ اس کی زندگی ویسے بھی ختم ہو رہی تھی۔ گورو مہاراج کے اِس مراسلہ کے مطالعہ سے وہ بہت نادم ہوا۔ کیونکہ پنجاب میں اس کی فوج کے پاؤں اُکھڑ چکے تھے۔ اور اِس کی سلطنت کی بُنیادیں گِر رہی تھیں۔ بندا بہادر نے اپنے فوجی کارناموں اور انجام کار اپنی قربانی سے اورنگ زیبی ظلم و ستم کا بھی خاتمہ کر دیا تھا۔

گورو گوبند سنگھ کا فارسی کلام پختہ کاری کا نادر نمونہ ہے۔ عروض کی غلطی ان میں نہیں ہو سکتی لیکن طبع شدہ کئی نسخوں میں حیرت انگیز غلطیاں ہیں۔ مثلاً "قسم" کے "س" کو ساکن لکھا گیا ہے۔ حالانکہ یہ بالفتح ہے یعنی اس پر زبر ہے۔ دیوار کی "د" حذف کر دی گئی ہے۔ آزار کو ازار باندھا گیا ہے۔ قرآن کی "ر" مشدّد ہے۔ مگر اسے اس شکل میں نہیں باندھا گیا۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جن احباب نے اپنی یادداشت سے کام لے کر تشریح شرح میں ان اشعار کو قلمبند کر لیا تھا۔ وہ علم عروض سے واقف نہ تھے اس لئے وہ غلطی کر گئے۔ اگر وہ الفاظ کو ذرا آگے پیچھے کر دیتے تو یہ سُقم نِکل جاتا ——— گورو مہاراج نے تو سارے کے سارے اشعار تقطیع و اوزان کے مطابق صحیح لکھے تھے۔ مگر زمانے کے ناموافق حالات نے انہیں غلط شکلیں دے دیں۔ اپنی دانست کے مطابق میں نے الفاظ کو آگے پیچھے کر کے یہ سُقم دُور کر دیئے ہیں۔ میرا دعویٰ ہے کہ اِس کتاب میں "ظفر نامہ" کے اشعار کی شکل بعینہ وہی ہے۔ جس میں گورو گوبند سنگھ کی زبان سے نکلے تھے۔

Taj Tahir Foundation

محققین نے "ظفرنامہ" کے ۲۱ ویں شعر کا صرف ایک مصرعہ بتایا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ دوسرا مصرعہ نہیں ملتا۔ لیکن یہ تو ہو نہیں سکتا۔ کہ گورو مہاراج نے اسے ادھورا چھوڑ دیا ہو۔ میں نے ایک قلمی مسودہ میں اس شعر کے دونوں مصرعے دیکھے ہیں۔ اس لئے اس کتاب میں آپ ۲۱ ویں شعر کو مکمل پڑھیں گے۔

فارسی ہمارے ملک کی زبان نہیں۔ نئے آئین کی رو سے شائد ہم اسے محفوظ نہ رکھ سکیں۔ لیکن چونکہ گورو گوبند سنگھ صاحب کا اصل "ظفرنامہ" فارسی میں ہے۔ اس کے مسلسل مطالعہ سے ہم جوشِ زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہمیں فارسی زبان سے کٹ جانا کبھی گوارا نہیں کرنا چاہیئے۔ گورو صاحب کی زبان مبارک سے نکلا ہوا یہ کلام ایک طرح کا آبِ حیات ہے۔ اس کے قطرات ہماری قوم کے لب ہائے خشک پر ہمیشہ گرتے رہیں۔ اس تمنا کے ساتھ میں نے گورو صاحب کے "ظفرنامہ" کا یہ منظوم ترجمہ کیا ہے مجھے یقین ہے کہ جو بھی اسے ایک بار پڑھ لے گا۔ اس کی رگوں میں خون کبھی ٹھنڈا نہیں ہوگا۔

ہو سکتا ہے کہ میرے مطالعہ میں کوئی ایسی چیز نہ آئی ہو۔ جو "ظفرنامہ" سے متعلق ہو۔ اور جو معلومات میں مزید اضافہ کا باعث بن سکتی ہو۔ اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو تو مجھے مطلع کرنے کی مہربانی کریں۔ تاکہ اس کتاب کے آئندہ ایڈیشن میں اسے بھی شامل کیا جا سکے۔ "ظفرنامہ" جیسے تاریخی ورثہ کو ہم جتنا بھی مکمل کر سکیں اتنا ہی ہمارے لئے باعث سعادتمندی ہوگا۔

تیسرے ایڈیشن کے متعلق

ظفرنامہ کا یہ تیسرا ایڈیشن ہے۔ جس کے حقوق امرتسر کے مشہور پبلشرز اینڈ بک سیلرز سردار جواہر سنگھ کرپال سنگھ نے ابھی ابھی حاصل کئے ہیں۔ دوسرا ایڈیشن بھی انہوں نے ہی چھاپا تھا۔ جس کے نسخے ہندوستان سے باہر غیر ممالک میں بھی بھیجے گئے تھے جہاں جہاں کہ سکھ صاحبان آباد ہیں۔ کئی نسخے انگلستان۔ ایران۔ عراق۔ آسٹریلیا۔ کینیا۔ ملایا میں رہنے والے صاحبان نے بھی منگوائے۔ ایک دوست چودھری اکبر صاحب جو پاکستان میں رہتے ہیں اور فارسی کے اچھے شاعر ہیں اصل ظفرنامہ اور میرے منظوم ترجمہ کو پڑھ کر انہوں نے داد دی۔ کابل اور قندھار میں رہنے والے کچھ سہجدھاری بھائیوں نے بھی مجھ سے چند نسخے منگائے۔ یہ کتاب اس وقت تک ہزاروں کی تعداد میں فروخت ہو چکی ہے۔

سردار جواہر سنگھ کرپال سنگھ مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے اس کا تیسرا ایڈیشن چھاپنے کا ارادہ کیا۔ میں ان کا ممنون ہوں کہ انہوں نے گورو گوبند سنگھ صاحب کے فارسی کلام کو مہاراج کے شردھالوؤں تک پہنچانے میں میری مدد کی ہے۔ فارسی اور اردو ادب میں یہ کتاب قدر کی نگاہوں سے دیکھی گئی ہے۔

(نانک چند ناز)

جالندھر ۱ مارچ ۱۹۵۹ء

Taj Tahir Foundation

ظفرنامہ

(ظ)

گرُو مہاراج کے شعر :-

(۱) بنامِ خُداوندِ تیغ و تبر
خُداوندِ تیر و سنان و سپر

معنی :-

بنام ——— قسم ہے
خُداوندِ ——— مالک
تیغ و تبر ——— تلوار اور چھرا
سنان ——— نیزہ

تشریح :-

گرُو گوبند سنگھ نے اورنگ زیب کے نام خط کا آغاز کرتے وقت مختلف ہتیاروں کی قسم کھائی ہے۔ یہ اُن کی بہادری اور جوش کی علامت ہے۔

Taj Tahir Foundation

۱- خداوند تیغ و تبر کی قسم — کمان و سنان و سپر کی قسم

۲- قسم خنجرِ سینہ در کی قسم — قسم پنجۂ شیرِ نر کی قسم

۳- قسم تیر کی تیز تلوار کی — قسم تیز تلوار کے وار کی

۴- قسم دستۂ تیغ خوں بار کی — قسم ناوکِ تیز رفتار کی

۵- قسم خون کی خون کی دھار کی — قسم تیز سے تیز ہتھیار کی

۶- رہِ حق میں بہتے لہو کی قسم — شجاعت کے جوشِ نمو کی قسم

۷- قسم ہر پڑاؤ کی میدان کی — قسم مجھ کو کھنڈے کی کرپان کی

۸- قسم صادقِ باصفا کی قسم — شہیدانِ راہِ وفا کی قسم

۹- بہادر جوانوں کے دِل کی قسم — اُبلتے ہوئے آبِ گِل کی قسم

۱۰- قسم اُن کی مر کر جو پائیں حیات — قرار و قیام و سکون و ثبات

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۲) خداوندِ مردان جنگ آزما

خداوندِ اسپانِ پا دَر ہوا

معنے :

مردانِ ـــــــــ بہادر لوگ

جنگ آزما ـــــــــ لڑائی کرنے والے

اسپان ـــــــــ گھوڑے (اسپ، گھوڑا)

پا ـــــــــ پاؤں

دَر ہوا ـــــــــ ہوا میں (یعنی ہوا میں اُڑنے والے)

تشریح :

اس شعر میں گورو گوبند سنگھ نے بہادر لوگوں لڑائی میں کام آنے والوں جائیں قربان کرنے والے شہیدوں اور میدانِ جنگ میں تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی تعریف کی ہے اور اُن کی قسم کھائی ہے۔

Taj Tahir Foundation

۱۱۔ کھلا اُن نے نعروں سے بابِ نجات — شجاعت پہ صدقے ہوئی کائنات

۱۲۔ قسم جانفروشوں کے اقدام کی — اس اقدام کی اُس کے انجام کی

۱۳ گرجتے ہیں میدان میں شیرِ نر — کہ بجلی کی آواز میں ہے اثر

۱۴ زمیں ہو گئی جن سے زیر و زبر — اُڑی خاکِ پا جن کی افلاک پر

۱۵۔ قسم اُن لڑائی کے نیتاؤں کی — قسم ایسے نیتاؤں کی ماؤں کی

۱۶۔ جو دُنیا میں جنگ آزما ہو گئے — بہشتِ بریں کے خُدا ہو گئے

۱۷۔ قسم اُن خداؤں کے اعمال کی — بلندی کی عظمت کی اقبال کی

۱۸۔ قسم اُن کے جوشِ طلب کی قسم — زمانے میں جینے کے ڈھب کی قسم

۱۹۔ وہ گھوڑے جو میداں میں اُڑتے رہے — شرر جن کی آنکھوں سے جھڑتے رہے

۲۰۔ زمیں پہ قدم جن کے اَڑتے نہیں — کبھی جن کے دم بھی اُکھڑتے نہیں

Taj Tamil Foundation

گرو مہاراج کے اشعار:-

(۳) ہماں کو ترا پادشاہی بداد

بما دولتِ دیں پناہی بداد

معنے:-

ہماں —— اُس نے

کو —— (کہ او) —— جس نے کہ

ترا —— تجھے

پادشاہی —— راج

بداد —— دیا

بما —— ہم کو، ہمیں

دولتِ —— اختیار، دولت

دیں پناہی —— دھرم کی رکھشا

تشریح:-

جس خدا نے تجھے حکومت بخشی۔ راجہ بنایا۔ اُس نے ہمیں یہ بل دیا۔ طاقت دی۔ کہ ہم دھرم کی رکھشا کریں۔ حق اور صداقت کا جھنڈا بلند رکھیں۔

Taj Tahir Foundation

۲۱- فلک جن کی آواز سے ڈر گیا
عدو جن کے انداز سے ڈر گیا

۲۲- ہمیشہ جو آگے ہی بڑھتے رہے
جو دشمن کی ہر صف پہ چڑھتے رہے

۲۳- نکل جائیں دریا کو جو چیر کر
پہاڑوں پہ آساں ہو جن کو سفر

۲۴- جنہیں کر دے تیغوں کا ٹکراؤ مست
لہو کا جنہیں کر دے کھولاؤ مست

۲۵- لگام ایسے گھوڑوں کی کھینچیں جو ہات
نہ کیوں ان کے قبضے میں ہو شش جہات

۲۶- سوار ان پہ ہوتے ہیں جب شجیع دلیر
تو پڑ جاتی ہے کہکشاں میں لکیر

۲۷- قسم ایسے گھوڑوں کی رفتار کی
قسم ایسے گھوڑوں کے سردار کی

۲۸- قسم اسکی ان سب کا ہے جو خدا
قسم اس کی جو ہے مرا آسرا

۲۹- قسم اس خدا کی کہ جس نے تجھے
حکومت کے ساماں عطا کر دیے

۳۰- بنایا تجھے ملک کا بادشاہ
پڑی تجھ پہ فضل و کرم کی نگاہ

Taj Tahir Foundation

گُدڑو مہاراج کے اشعار:-

(۴) تُرا ترکتازی بہ مکر وریا
مَرا چارہ سازی بہ صدق وصفا

معنے:-

ترّا ——— تجھے
ترکتازی ——— لُوٹ مار کرنا
مکر وریا ——— فریب ۔ مکر ۔ دھوکا
مَرا ——— مجھے
چارہ سازی ——— چارہ کرنا ۔ علاج کرنا
صدق وصفا ——— سچائی

تشریح:-

تُو مکر و فریب سے کام لے کر لُوٹ مار کرتا ہے ۔ اور ہم اس کا جواب سچائی سے دیتے ہیں ۔ ہمارے پاس سچائی سے علاج کرانے کا طریقہ ہے

Taj Tahir Foundation

۳۱- مگر اُس کی ہستی سے منکر ہے تُو — ہے بدنام اسی واسطے چار سُو

۳۲- تجھے خوف کچھ اُس خدا کا نہیں — تجھے پاس صدق و صفا کا نہیں

۳۳- ریاکاریاں تیری فطرت میں ہیں — سیہ کاریاں تیری عادت میں ہیں

۳۴- ریاکاریاں ہر عمل میں ترے — گناہوں کے دفتر عمل میں ترے

۳۵- فریب اور دغا تیری ہر بات میں — فساد اور فتنہ تری ذات میں

۳۶- کیا لکھ کے وعدہ مری فوج سے — کہ ہوں گے مزاحم نہ ہم آپ کے

۳۷- نکل جائیں گے اپنے قلعے سے ہم — نہ ہوگا کوئی ہم کو حملے کا غم

۳۸- مگر تم نے قول اپنا توڑا ہے خود — سر اپنی حکومت کا پھوڑا ہے خود

۳۹- کیا تم نے حملہ مری فوج پر — وہ حملہ جو آخر ہوا بے اثر،

۴۰- تُو وعدہ خلاف اور پیماں شکن — تُو بے اعتبار اور دریدہ دہن

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۵) نہ زیبد ترا نام اورنگ زیب
زِ اورنگ زیباں نہ یابد فریب

معنی :-

نہ زیبد ــــــــ زیب نہیں دیتا
ترا ــــــــ تجھے
اورنگ زیباں ــــــــ بادشاہوں - راجوں
یابد ــــــــ حاصل ہونا
فریب ــــــــ دھوکا

تشریح :-

تجھے اورنگ زیب کا نام زیب نہیں دیتا - تو اس قابل نہیں کہ تیرا نام اورنگ زیب رکھا جاتا - کیونکہ تختِ شاہی کو زیب دینے والوں (راجوں) سے یہ ممکن نہیں - کہ وہ کسی سے دھوکا کریں -

Taj Tahir Foundation

۴۱۔ یہی مکر کا آخر انجام ہے کہ لعنت ہے مکّار پر پے بہ پے

۴۲۔ مگر دی خدا نے وہ دولت ہمیں کہ حاصل ہوئی اُس کی قربت ہمیں

۴۳۔ ملی دینِ حق کو ہمیں سے پناہ ہمیں نے دکھائی ہے حق کی راہ

۴۴۔ ہے صدق و صفا اپنے ہر کام میں ہے مہر و وفا اپنے ہر کام میں

۴۵۔ سچائی سے ہم دُور جاتے نہیں قدم راہ میں لڑکھڑاتے نہیں

۴۶۔ ترا نام ہے گرچہ اورنگ زیب مگر اس میں پنہاں ہے مکر و فریب

۴۷۔ تجھے نام یہ زیب دیتا نہیں ہیں اُونچے بہت تاج و تخت و نگیں

۴۸۔ مقدّر میں ہے جن کے تختِ شہی فریب اُن سے ممکن نہیں ہے کبھی

۴۹۔ مجھے تُو نے دانستہ دھوکا دیا مگر ہن کے شائستہ دھوکا دیا

۵۰۔ نہ حیثیت اپنی رہی تجھ کو یاد نہ تھی شانِ تختِ شہی تجھ کو یاد

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۶) تسبیحت از سُبحہ و رِشتہ بیش
کزاں دانہ سازی وزاں دامِ خویش

معنے :-

تسبیحت ـــــــــ تیری تسبیح
سُبحہ ـــــــــ منکا
رِشتہ ـــــــــ دھاگا
بیش ـــــــــ زیادہ
کزاں ـــــــــ کہ اُس سے
وزاں ـــــــــ اور اس سے
دامِ خویش ـــــــــ اپنا جال

تشریح :-

تیری تسبیح کیا ہے اور نگ زیب دھاگے اور منکے سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔ تو اس سے اپنے جال کے دانے تیار کرتا ہے اور شکار پھانستا ہے۔ یعنی دُنیا کو دِکھانے کے لئے تسبیح ہاتھ میں رکھ کر پھیرتا ہے۔ دراصل عبادتِ خُدا سے تجھے کوئی واسطہ نہیں۔

Taj Tahir Foundation

۵۱- تو ہاتھوں میں تسبیح رکھتا ہے کیا
حق و باطل اس کا پرکھتا ہے کیا

۵۲- مجھے اس کا سب حال معلوم ہے
ترا دل صداقت سے محروم ہے

۵۳- رچا تو نے مذہب پرستی کا ڈھونگ
یہ ہے تری مغرور ہستی کا ڈھونگ

۵۴- نہیں ہے یہ تسبیح اک جال ہے
یہ طاقت نہیں ہے مکر ہے چال ہے

۵۵- حقیقت میں دھوکے کی ٹٹّی ہے یہ
تری عقل پر ایک پٹّی ہے یہ

۵۶- یہ منکے بھی عیّار تیری طرح
یہ دھاگا بھی مکار تیری طرح

۵۷- نئے ڈھب کے فتنے اٹھاتا ہے تو
نئے ڈھب کے پھندے بناتا ہے تو

۵۸- نمایاں ہوئے تیرے افعالِ بد
خدا کی خدائی سے ہے تجھ کو کد

۵۹- ہے غالب اثر تجھ پہ شیطان کا
کیا نام بدنام انسان کا

۶۰- تو بنتا ہے جال اپنی تسبیح سے
ہے واقف خدا اسکی تشریح سے

Taj Talim Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :۔

(۷) تُو خاکِ پدر را بہ کردارِ زشت
بہ خُونِ برادر بدادی سرشت

معنے :۔

خاکِ پدر ________ اپنے باپ کی مٹی
کردار ________ عمل۔ اخلاق
زِشت ________ بُرا
خُونِ برادر ________ بھائی کا خُون کیا
سرشت ________ خصلت

تشریح :۔

اَے اورنگ زیب! تُو بڑا گنہگار ہے۔ کہ اپنے باپ کو قید کر کے
اُس کی مٹی خراب کی۔ اور اپنے بھائیوں کو ہلاک کر کے اپنی سرشت
میں اُن کا خُون داخل کیا۔ تجھ پر کیا اعتبار ہے؟

Taj Tahir Foundation

٦١- کیا اپنے والد کو تو نے اسیر
سعادت دکھائی ہے کیا بے نظیر

٦٢- ترے دل میں عزت نہیں باپ کی
بڑی ہے نشانی یہی پاپ کی

٦٣- کئے اپنے بھائی بھی تو نے ہلاک
یہی زندگی بھر اڑائی ہے خاک

٦٤- ٹپکتا ہے دانتوں سے تیرے لہو
درندوں کی مانند ہے تیری خو

٦٥- نگاہوں میں پنہاں ہوس ناکیاں
اشاروں میں پوشیدہ چالاکیاں

٦٦- جسے اپنے گھر کا نہ کچھ پاس ہو
خدا کا اسے خاک احساس ہو

٦٧- لہو باپ کا ہڈیاں بھائی کی
انہیں سے تری عیش منزل بنی

٦٨- ترا گھر نہیں گھر ہے شیطان کا
یہ آئینہ ہے تیرے ایمان کا!

٦٩- ٹپکتا ہے دیوار و در سے لہو
قدم سے لہو اور سر سے لہو

٧٠- یہاں خوش رقمی خوش اسلوبی نہیں
خدا ترسی و حق شناسی نہیں

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۸) وزاں خانۂ خام کردی بنا
برائے درِ دولتِ خویش را

معنے :-

وزاں ———— اور اُس سے
خانۂ خام ———— کچّا مکان
بنا کردی ———— بنایا۔ بُنیاد رکھی
در ———— دروازہ
دولتِ خویش ———— اپنی حکومت

تشریح :-

اے اورنگ زیب اُتُو نے اپنے باپ کو قید اور بھائیوں کو ہلاک کر کے اپنے لئے حکومت کرنے کا ایک کچّا مکان بنایا ہے مگر اس کی بُنیادیں جلد ہی گر جائیں گی۔

Taj Tahir Foundation

۷۱۔ اور اس ڈھب سے کر لی حکومت کھڑی | تری مکرسازی ہے سب سے بڑی

۷۲۔ نہیں کچھ یہاں بغض و شر کے سوا | عناد و فساد و شرر کے سوا

۷۳۔ یگانوں کے بھی تُو نے گھونٹے گلے | عزیزوں پہ بھی تیرے خنجر چلے

۷۴۔ لیا اس طرح ہاتھ میں تخت و تاج | ابھی آسماں پر ہے تیرا مزاج

۷۵۔ برستی ہیں گھر پر ترے لعنتیں | تجھے رو رہی ہیں تری شوکتیں

۷۶۔ بنایا نیا قتل و غارت سے گھر | یہ بنیاد رکھی گئی خون پر!

۷۷۔ اسی خون سے تُو نے رنگے ہیں ہاتھ | تڑپتے ابھی غم میں ہیں اَناتھ

۷۸۔ یہی خون اب تری آنکھوں میں ہے | کہ ہے خون آلودہ ہر ایک شے

۷۹۔ ذرا غیب سے سُن یہ پیغام تُو | کہ تُو نے پیا بھائیوں کا لہو

۸۰۔ ترا خانۂ خام گرنے کو ہے | بہت جلد تقدیر پھرنے کو ہے

Taj Tamir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

من اکنوں بہ افضالِ پُرشِ اکال
کُنم زِ آبِ آہن چُناں برشگال

معنے :-

من ـــــــ مَیں
اکنوں ـــــــ اب
افضال ـــــــ فضل و کرم (فضل کی جمع)
پُرشِ اکال ـــــــ خدا ۔ پرماتما
بکُنم ـــــــ مَیں کرتا ہُوں
زِ ـــــــ سے
آبِ آہن ـــــــ لوہے کا پانی
چُناں ـــــــ ایسی
برشگال ـــــــ بارش ۔ برسات

تشریح :-

مَیں نے اب پرماتما کی کرپا سے اپنے سکھوں میں تازہ زندگی پیدا کردی ہے ۔ انہیں لوہے کا پانی یعنی ـــــ امرت ـــــ پلا دیا ہے اور اس لوہے کے پانی سے برسات ہونے لگ پڑی ہے ۔

Taj Tahir Foundation

۸۱۔ مگر مَیں کہ ہوں حق پہ ثابت قدم — میسّر خدا کا ہے فضل و کرم
۸۲۔ مگر مَیں کہ حق کا پرستار ہوں — خدا کی محبّت میں سرشار ہوں
۸۳۔ مگر مَیں کہ مظلوم کی ہوں پناہ — کروں ایک ظالم سے کیونکر نباہ
۸۴۔ اب اپنی کہانی سناتا ہوں مَیں — حقیقت کے جلوے دکھاتا ہوں مَیں
۸۵۔ خدا بھی وہی ہے وہی ہے اکال — اسی کی بقا کو نہیں ہے زوال
۸۶۔ کبھی ختم ہوتی نہیں اسکی ذات — دوامی ہے اسکی مسلسل حیات
۸۷۔ اسی ذات کی مجھ پہ بخشش ہوئی — بقا دینے والی نوازش ہوئی
۸۸۔ بہاتی ہے مَیں وہ امرت کی لہر — کیا جس نے سیراب گلزارِ دہر
۸۹۔ ہے اس لہر میں انقلابی جھلک — جو اُمڈی بڑھی تا بہ اوجِ فلک
۹۰۔ فلک نے پیے قطرے اس لہر کے — وہ آبِ حیات و بقا بن گئے

۹۱- جو لوہے کے برتن میں پانی بھرا / تو پانی میں لوہے کا کھنڈا دھرا

۹۲- ہلایا وہ کھنڈا جو میں نے ذرا / تو پانی میں لوہے کا جوہر گھلا

۹۳- نظر آئے قطرے مچلتے ہوئے / ابھرتے ہوئے اور اچھلتے ہوئے

۹۴- اِک اِک قطرۂ دریا ہے جوش و خروش / اِک اِک موج طوفانِ محشر بدوش

۹۵- اِک اِک موج میں نعرۂ انقلاب / اِک اِک ذرہ میں تابشِ آفتاب

۹۶- جب ان قطروں پر میں نے ڈالی نظر / تو دیکھا شجاعت کا ان میں اثر

۹۷- جھلک اس کی اِک جلوۂ زندگی / ہر اک جلوہ میں نورِ تابندگی

۹۸- ہویدا ہوئے زندگی کے نکات / یہ تھا آبِ آہن کہ آبِ حیات

۹۹- شجاعت کے عنوان پیدا ہوئے / جری، بیر، بلوان پیدا ہوئے

۱۰۰- چمن میں شگفتہ ہوا پھول پھول / گئی مردنی تازہ کلیوں کو بھول

۱۰۱- اِس امرت سے برسات ہونے لگی — مُنہ افسُردہ کلیوں کے دھونے لگی

۱۰۲- اِس امرت سے اِک بُوند چڑیا نے پی — پکڑلی زباں اُس نے شہباز کی

۱۰۳- اِس امرت سے غنچے شگفتہ ہوئے — عیاں اس سے رازِ نہفتہ ہوئے

۱۰۴- اِس امرت سے مُردوں میں جاں آگئی — ہر اک شے نئی زندگی پا گئی

۱۰۵- اِس امرت سے طوفان پیدا ہوئے — لڑائی کے میدان پیدا ہوئے

۱۰۶- اِس امرت سے رگ رگ میں دوڑا لہُو — ملی اس سے ہر زندگی کو نمُو

۱۰۷- اِس امرت سے گرمان پیدا ہوئی — مری قوم کی شان پیدا ہوئی

۱۰۸- اِس امرت سے تلوار پیدا ہوئی — نگاہِ شرر بار پیدا ہوئی

۱۰۹- اِس امرت سے شوقِ شہادت بڑھا — نشہ مر کے جینے کا سب کو چڑھا

۱۱۰- اِس امرت سے زندہ ہُوا خالصہ — اُسے اِس سے آبِ بقا مل گیا

Taj Tahir Foundation

احتجاج کے اشعار :-

(۱۰) کہ ہرگز ازاں چار دیوارِ شُوم
نشانی نماند۔ بریں پاک بُوم

معنی :-

ازاں ——————— اس سے۔ اِس برسات سے
شوم ——————— نحوست
چاردیوار ——————— چاردیواری۔ احاطہ۔ علاقہ
نشانی نماند ——————— نشان نہیں مِلتا
بریں پاک ——————— اِس مقدس برسات پر
بوم ——————— اُلّو

تشریح :-

اے اورنگ زیب! مَیں نے آب آہن (امرت) سے ایسی برسات کردی ہے کہ تیرے نحوست بھرے گھر پر اس کے برسنے سے اب اُلّو باقی نہیں رہیں گے۔ تیرا ظلم و ستم اب ختم ہو جائے گا۔

Taj Tahir Foundation

۱۱۱ - ترے گھر کی یہ چار دیواریاں ٹپکتی ہیں جن سے ریاکاریاں

۱۱۲ - اس امرت سے دُھل کر چمک جائینگی چراغاں سے بڑھ کر نظر آئینگی

۱۱۳ - اس امرت میں شامل ہے پاکیزگی ضیا پاشیاں اس پہ فردوس کی

۱۱۴ - چھڑک دو کُل اِس سے گھر پر اگر تو ہو جائے انوار سے تر بہ تر

۱۱۵ - نحوست تری دور ہو جائے سب رہے مال و زر کی نہ تجھ کو طلب

۱۱۶ - نہ سایہ رہے بخت پر بُوم کا تو ہو جائے ہمدرد مظلوم کا

۱۱۷ - اُتر جائے خونِ برادر ابھی کھُلے تجھ پہ اخلاق کا در ابھی

۱۱۸ - مرے آبِ امرت میں طاقت ہے یہ مری گفتگو میں صداقت ہے یہ

۱۱۹ - کہ اس سے تری آنکھ کھُل جائیگی سیاہی بھی ماتھے کی دُھل جائیگی

۱۲۰ - مگر تری قسمت میں امرت کہاں؟ کہ چھائی ہوئی ہیں ریاکاریاں

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۱۱) زِ کوہِ دکن تشنہ کام آمدی

زِ میوارڑ ہم تلخ جام آمدی

معنے :-

زِ	سے
کوہِ دکن	دکن کے پہاڑ
تشنہ کام	بھوکا - اسپھل - ناکام
آمدی	تو آیا ہے
میوارڑ	راجپوتوں کا دیش میواڑ
تلخ جام	منہ کڑوا کرکے - ناکام

تشریح :-

اے اورنگ زیب اب کیا سنبھلے گا - تیری سلطنت ٹوٹ رہی ہے تجھے دکن میں بھی شکست ہوئی ہے اور میواڑ کے راجپوتوں نے بھی تیرا منہ موڑ دیا ہے - اب تیری تباہی کے دن آ گئے ہیں -

Taj Tahir Foundation

۱۲۱۔ تیری سلطنت اب ہے رعشہ بدست — مرا دل ہے پھر بھی تشدد پرست

۱۲۲۔ تُلا ہے بغاوت پہ ہندوستان — مٹانے کو ہے تیرا نام و نشان

۱۲۳۔ دکن کے وہ جنگ آزما ہیں ڈٹے — کہ دشمن کے سر جن کے ہاتھوں کٹے

۱۲۴۔ لڑائی میں مردانہ وار آ گئے — وطن کے بڑے جاں نثار آ گئے

۱۲۵۔ تری خودسری کو مٹانے لگے — تجھے دن کو تارے دکھانے لگے

۱۲۶۔ بڑھی جس طرف سیواجی کی سپاہ — گئے تیرے لشکر کے لشکر تباہ

۱۲۷۔ سنا تو نے جس وقت یہ ماجرا — دکن کی طرف بے تحاشا بڑھا

۱۲۸۔ غرض یہ تھی اُن کو کچل دے وہاں — بغاوت کا باقی نہ چھوڑے نشاں

۱۲۹۔ اسی وقت میواڑ بھی جاگ اُٹھا — ہر اک لب پہ تھا نام پرتاپ کا

۱۳۰۔ گرجنے لگی راجپوتوں کی قوم — وطن کے بہادر سپوتوں کی قوم

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۱۲) بریں سُو چُوں اکنوں نگاہت رُود
که آں تلخی و تشنگیت رُود

معنے :-

بریں سُو ——— اس طرف پر

اکنوں ——— اب

نگاہت ——— تیری نگاہ

تلخی ——— گھبراہٹ ۔ سختی

تشنگی ——— پیاس

تشریح :-

اے اورنگ زیب! دکن اور میواڑ میں شکست کھانے کے بعد اب تو پنجاب کی طرف (اس طرف) غضب کی نگاہیں اُٹھا رہا ہے اور تلخی اور گھبراہٹ کیساتھ کچھ سوچ رہا ہے یہاں بھی تمہیں شکست ہی ہو گی۔

Taj Tahir Foundation

۱۳۱- وہ لشکر یہ تیرے برسنے لگے — تجھے سانپ بن بن کے ڈسنے لگے

۱۳۲- تو دوڑا ادھر بھی کہ یہ راجپوت — چمٹنے لگے تھے تجھے بن کے بھوت

۱۳۳- مگر حوصلے ہو گئے تیرے پست — دکن اور میواڑ نے دی شکست

۱۳۴- دکن والوں نے دانت توڑے ترے — شجاعت کے پنجے مروڑے ترے

۱۳۵- تکبر ہوا دفن میواڑ میں — گئیں نخوت آرائیاں بھاڑ میں

۱۳۶- دکن سے پھرا ہے جو ناکام تو — تو میواڑ سے بھی بدانجام تو

۱۳۷- اب اس جانب آنکھیں اٹھاتا ہے تو — ادھر دیکھ کے تلملاتا ہے تو

۱۳۸- نگاہوں میں تیری بھرا ہے غرور — تری عقل میں آ گیا ہے فتور

۱۳۹- لہو چاٹنے کی ہے عادت تجھے — ملی ہے درندوں کی خصلت تجھے

۱۴۰- نگاہوں کی تیری غضب ناکیاں — دھری کی دھری رہ نہ جائیں یہاں

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۱۳) چُناں آتشے زیرِ نعلت نہم
زِ پنجاب آبت نہ خوردن دہم

معنے :-

چُناں ———— اِس طرح
آتشے ———— آگ
زیرِ نعلت ———— تیرے پاؤں تلے
آبت ———— تجھے پانی
زِ پنجاب ———— پنجاب سے
نہ خوردن دہم ———— نہ پینے دُوں

تشریح :-

اگر تُو پنجاب کی طرف آیا۔ تو تیرے پاؤں تلے وہ آگ رکھوں گا۔ کہ تیرے لئے یہاں قیام کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ تیرے خلاف پنجاب کی بغاوت اِتنی تیز ہو گی۔ اور مَیں تجھے پنجاب میں پانی تک نہ پینے دُوں گا۔

Taj Tahir Foundation

۱۴۱- مگر سن مُلا کی اِس آواز کو — سمجھ لے حقیقت کے اِس راز کو

۱۴۲- اِرادہ بھی تیرا یہ بے سود ہے — اِرادے کا مالک بھی مردود ہے

۱۴۳- اگر میری جانب اُٹھائی نظر — کیا تو نے برپا جو یہ تازہ شر

۱۴۴- اگر تو نے پنجاب کا رُخ کیا — تو ہو جائے گا اِک محشر بپا

۱۴۵- دھری ہی رہیں گی یہ تیاریاں — بجھیں گی ترے دِل کی چنگاریاں

۱۴۶- چھٹی کا تجھے دودھ یاد آئے گا — کچھ ایسا تو مجبور ہو جائے گا

۱۴۷- کہ ممکن نہ ہوگا ٹھہرنا یہاں — اگر ہوگا ممکن تو مرنا یہاں

۱۴۸- مِلے گا نہ پانی بھی پنجاب سے — تو جائے گا پیاسا ہی تالاب سے

۱۴۹- ترے پاؤں کے نیچے چنگاریاں — کچھ ایسی رکھوں گا کہ نکلے گی جاں

۱۵۰- نہ قائم رہے گی تری سلطنت — اُڑے گی تعصب کی اِک روز چھت

Taj Tahir Foundation

گُرُو مہاراج کے اشعار :-

(۱۴) چہ شُد گر شغالے بہ مکر و ریا

ہمیں کُشت دو بچّۂ شیر را

چُوں شیرِ ژیاں زندہ ماند ہمے

ز تُو انتقامے ستاند ہمے

Taj Tahir Foundation

معنے :

شغالے ———— گیدڑ

دو بچۂ شیر ———— میرے دو صاحبزادے

ہمیں کُشت ———— ہلاک کر ڈالے

شیرِ ژیاں ———— بہادر شیر

انتقام ———— بدلہ

ستاند ———— لے گا

تشریح :-

اگر ایک گیدڑ مکر و فریب سے شیر کے دو بچّوں کو ہلاک کر دے تو وہ شیر زندگی بھر بدلہ لینے کا خیال نہیں چھوڑتا ۔ یعنی اگر وہ زندہ رہیگا ۔ تو گیدڑ کو ضرور ہلاک کر دے گا ۔ گُرُو مہاراج نے اپنے دونوں صاحبزادوں کی شہیدی کی طرف اشارہ کیا ہے ۔

۱۵۱۔ لڑائی میں تو ہے شغالوں سے کم — نہ ٹھہرے گا میداں میں تیرا قدم

۱۵۲۔ ہوا کیا جو گیدڑ کا مکر و ریا — کسی جنگ میں اُس کے کام آ گیا

۱۵۳۔ کئے گرچہ دو شیر زادے ہلاک — گئے اس کے دھوکے سے وہ زیرِ خاک

۱۵۴۔ مگر یہ بھی قدرت کا قانون ہے — بدلتی نہیں اُس کی کوئی بھی شے

۱۵۵۔ کہ وہ شیر زندہ رہے گا اگر — تو چھوڑے گا گیدڑ کا سر پھوڑ کر

۱۵۶۔ نہ کیوں ہو مجھے خوابِ راحت حرام — کہ لینا ہے تجھ سے ابھی انتقام

۱۵۷۔ مرے بچے چنوائے دیوار میں — گیا بخت خود تیرا ادبار میں

۱۵۸۔ نہ چھوڑوں گا میں تجھ کو زندہ کبھی — قسم کھائی ہے اپنی کرپان کی

۱۵۹۔ ملانا ہے مٹی میں نام و نشاں — جلانا تعصب کا ہے آشیاں

۱۶۰۔ ترا ذکر ہوگا تو نفرت کے ساتھ — مرا نام ہوگا تو عزت کے ساتھ

Taj Tahir Foundation

گورُو مہاراج کے اشعار :-

نہ دیگر گرائم بہ نامِ خُدات — کہ دیدم خُداو کلامِ خُدات

بہ سوگندِ تو اعتبارے نہ ماند — مرا جُز بہ شمشیر کارے نہ ماند

توئی گرگِ باراں کشیدہ اگر — نہم نیز شیرے زِ دامِ بدر

معنے :-

خُدات ——— تیرا خُدا

بہ سوگندِ تو ——— تیری قسم پر

جُز ——— بغیر

گرگِ باراں دیدہ ——— بُوڑھا چالاک بھیڑیا

نہم ——— رکھتا ہُوں

زِ دامِ بدر ——— جال سے باہر۔ آزاد

تشریح :-

تیرے بار بار خُدا کا نام لینے سے مَیں دھوکا نہیں کھا سکتا۔ نہ تیرے خدا کا نام لے کر پُکار کرتا ہُوں۔ مَیں نے تیرا خُدا اور تیرے خُدا کی کتاب دیکھ لی ہے۔ تیری قسم پر۔ مجھے اعتبار نہیں۔ اور اب تلوار اُٹھائے بغیر کوئی چارہ بھی نہیں۔ اگر تُو چالاک اور مکار بھیڑیا ہے تو مَیں نے تیرے لئے شیر رکھے ہُوئے ہیں۔

Taj Tahir Foundation

۱۶۱- نہ ذکرِ خُدا گر مِرے سامنے | بھرم کھو دیا تیرے اسلام نے

۱۶۲- لیا دیکھ میں نے خُدا بھی ترا | کلامِ خُدا بھی لیا آزما!

۱۶۳- رہا ہے ترے لب پہ نامِ خُدا | کہاں تو کہاں یہ کلامِ خُدا

۱۶۴- نہیں تیری قسموں پہ کچھ اعتبار | ترے قول میں ہے ثبات و قرار

۱۶۵- قسم بھی تری ہے سراسر دروغ | دروغ ایسا جسکو نہیں ہے فروغ

۱۶۶- مِرا کام تلوار اٹھانا ہے اب | مزا سرکشی کا چکھانا ہے اب

۱۶۷- بجز اس کے چارہ نہیں کوئی اور | خُدا کا اشارہ نہیں کوئی اور

۱۶۸- اگر تو ہے جنگ آزما بھیڑیا | اگر جنگ کا تجھ کو ہے تجربہ

۱۶۹- اگر شوق تجھ کو لڑائی کا ہے | سلیقہ نبرد آزمائی کا ہے

۱۷۰- تو شیر ژیاں ہیں مِرے پاس بھی | جو زندہ نہ چھوڑیں گے تجھ کو کبھی

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۱۹) اگر باز گفت و شنیدت بہ ماست — نمائم ترا جادۂ پاک و راست

(۲۰) بہ میدان دو لشکر صف آرا شوند — ز دوری بہم آشکارا شوند

(۲۱) میانِ دو مانند دو فرسنگ راہ — چوں آراستہ گردد ایں رزم گاہ

معنے :-

باز ———— پھر

گفت و شنیدت ———— تیری بات چیت

نمائم ———— بتاؤں

جادۂ پاک ———— سیدھی راہ

صف آرا ———— ایک دوسرے کے مقابلہ میں

آشکارا شوند ———— آمنے سامنے آئیں

فرسنگ راہ ———— دو فرلانگ کا فاصلہ

تشریح :-

اگر تو ہمارے ساتھ بات چیت کرنا چاہے تو ہم تجھے سیدھی راہ دکھائیں گے ہمارے دونوں کے لشکر میدان میں آمنے سامنے آ جائیں۔ اور لڑائی شروع ہو۔ مجھے یقین ہے کہ تمہاری شکست ہو جائے گی۔

Taj Tahir Foundation

۱۷۱۔ مگر رحم پھر تجھ پہ کھاتا ہوں میں ۔ صداقت کے جوہر دکھاتا ہوں میں

۱۷۲۔ اگر چاہتا ہے تو گفت و شنید ۔ تو میں کھول دیتا ہوں بابِ اُمید

۱۷۳۔ رہِ راست آخر دکھاؤں گا میں ۔ تجھے حق پرستی سکھاؤں گا میں

۱۷۴۔ مناسب ہے اب یہ ہمارے لئے ۔ مُلاقات ہو کچھ اِس انداز سے

۱۷۵۔ اتر آئیں افواج میدان میں ۔ جمالیں یہاں اپنی اپنی صفیں

۱۷۶۔ رہے فاصلہ دونوں کے درمیاں ۔ بہیں بیچ میں خون کی ندیاں

۱۷۷۔ صفیں باندھ کر دونوں لشکر رہیں ۔ مری فتح و نصرت کے جھنڈے گڑیں

۱۷۸۔ یقیں ہے مجھے اپنی تلوار پر ۔ ترے لشکروں کے اُتارے گی سر

۱۷۹۔ کہ صدق و صفا ہیں مرے پاسباں ۔ کہ مکر و ریا ہیں ترے آستاں

۱۸۰۔ خدا ہے صداقت کا میرا خدا ۔ مگر تُو ہے پروردہ شیطان کا

Taj Tahir Foundation

گوبند مہاراج کے اشعار :-

(۲۲) ازاں پس در آں عرصۂ کارزار — من آیم بہ نزدِ تو با دو سوار (۲)

(۲۳) تو از ناز و نعمت ثمر خوردہ — زِ جنگی جواناں نہ برخوردہ

معنے :-

ازاں پس	اس کے بعد
عرصۂ کارزار	میدانِ جنگ
من آیم	میں آؤں
ثمر خوردہ	فائدے اٹھائے
جنگی جواناں	فوجی سپاہی

تشریح :-

اس کے بعد دو سواروں کے ساتھ تیرے پاس آؤں گا۔ اور تجھے لڑائی کا مزا چکھواؤں گا۔ تو نے دوسروں کو لڑا کر فائدے اٹھائے ہیں اور خود ناز و نعمت سے پلتا رہا ہے۔

Taj Tahir Foundation

۱۸۱- ہے پھر اس کے بعد آرزو یہ مری — کہ لپٹی ہو تجھ سے تباہی تری

۱۸۲- اِسی رزم گہ میں بُلاؤں تجھے — سبق زندگی کا سکھاؤں تجھے

۱۸۳- سوار اپنے گھوڑے پہ آؤں وہاں — فلک کو پکڑ کر جھکاؤں وہاں

۱۸۴- مرے ساتھ ہوں صرف دو ہی سوار — وہیں گرم ہو عرصۂ کارزار!

۱۸۵- مخاطب کروں اس طرح پھر تجھے — کہ ہے زورِ بازو تو آ سامنے

۱۸۶- کہاں ہیں ترے وہ کپٹ اور چھل — بہت کھا چکا اپنی نخوت کے پھل

۱۸۷- لئے ناز و نعمت کے تُو نے مزے — پئے گھونٹ احباب کے خون کے

۱۸۸- دکھائیں بہت تُو نے صیّادیاں — غریبوں پہ ڈھائی ہیں بربادیاں

۱۸۹- بہایا ہے کیوں بے گناہوں کا خون — بھرا ہے ترے سر میں کیسا جنون

۱۹۰- تعصب کو سمجھا ہے دینِ خدا — یقیناً تو بندہ ہے ابلیس کا

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۲۴) بہ میداں بیا خود بہ تیغ و تبر
مکن خلقِ خلاق زیر و زبر

معنے :-

بہ میداں	میدان میں
بیا خود	خود آ۔ آپ آ
تیغ و تبر	تلوار اور چھرے کیساتھ
مکن	نہ کر
خلقِ خلاق	خدا کی مخلوق کو
زیر و زبر	بربادِ تباہ۔ نیچے اوپر

تشریح :-

اے اورنگ زیب اہمت ہے تو خود تلوار ہاتھ میں لے۔ اور مجھ سے لڑنے کے لئے میدان میں اُتر۔ بے گناہ مخلوقِ خدا کو برباد نہ کر۔ لوگوں کا خون نہ بہا۔

Taj Tahir Foundation

۱۹۱۔ اُٹھا تیغ اور آپ میدان میں آ — جوانمرد ہونے کی ہمت دِکھا

۱۹۲۔ دبا کر نہ رکھ اب لڑائی کا شوق — گلے میں نہ ڈال اپنے لعنت کا طوق

۱۹۳۔ مَیں للکارتا ہوں کہ آ سامنے — مَیں پھٹکارتا ہوں کہ آ سامنے

۱۹۴۔ ترے شور و شر کا ہے آج امتحاں — دِلِ فتنہ گر کا ہے آج اِمتحاں

۱۹۵۔ تو مکر و ریا کو بھی لا کام میں — تو جھوٹے خُدا کو بھی لا کام میں

۱۹۶۔ اب دم لینے نہ دُوں گا تجھے — کِیا ہے مقرر خُدا نے مجھے

۱۹۷۔ اگر حوصلہ ہے تو آ سامنے، — خُدا آشنا ہے تو آ سامنے

۱۹۸۔ کمر باندھ کر سر مقابل میں آ — نہ لے اپنے سر خونِ خلقِ خدا

۱۹۹۔ نہ ڈھا نسلِ انساں پر اتنا ستم — نہ کر اس کو یُوں مُبتلائے اَلم

۲۰۰۔ نمونہ جو فتنہ ہے اِنسان کا — تو مظلوم کی آہ سے خوف کھا

Taj Tahir Foundation

پچھلے صفحات پر گورو گوبند سنگھ صاحب کے جو ۴۲ - اشعار پیش کئے گئے ہیں - وہ ایک خط کی صورت میں اورنگ زیب کے نام لکھے گئے تھے - بعض محققین کا خیال ہے کہ مندرجہ بالا اشعار ظفرنامہ کا حصہ نہیں ہیں - لیکن اِس کتاب کے مصنف کو اِس خیال سے اِتفاق نہیں - کیونکہ گورو مہاراج کے خطاب کے تسلسل سے علیحدگی کا احساس نہیں ہوتا - یہ دوسری بات ہے کہ ظفرنامہ کے اوراق ناموافق حالات میں بکھر گئے ہوں اور جب دستیاب ہوئے ہوں تو الگ الگ صورت میں ہوئے ہیں - ایک ہی تسلسل میں قیاس کرنے سے جذبات کی روانی قائم رہتی ہے +

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۲۵) کمالِ کمالات - قائم کریم — رضا بخش و رازق ، رحاق و رحیم

(۲۶) امان بخش و بخشندہ و دستگیر — خطا بخش و روزی دہ دلپذیر

معنے :-

کمالِ کمالات	بہت کمالوں والا
قائم	نہ مٹنے والا
کریم	دیا کرنے والا
رضا بخش	بخشش کرنے والا
رازق	روزی دینے والا
رحاق رحیم	مہربان - رحمت کرنے والا
اماں بخش	شانتی دینے والا
بخشندہ	بخشنے والا
دستگیر	ہاتھ پکڑنے والا
خطا بخش	معاف کرنے والا
روزی دہ	روزی دینے والا

تشریح :-

اِن اشعار میں گورو مہاراج نے پرماتما کی اُستتی کی ہے -
نیز خیالات کی پرواز اور بیان کی روانی دیکھئے -

Taj Tahir Foundation

۲۰۱۔ کرامات میں اُس کو حاصل کمال — نہیں اُس کی ہستی کو مطلق زوال

۲۰۲۔ وہ قائم ہے دُنیا کے آغاز سے — ہے واقف اِس آغاز کے راز سے

۲۰۳۔ کرم اُس کا بندوں پہ جاری ہے عام — کرم ہی سے وابستہ ہے یہ نظام

۲۰۴۔ سراپا مسرت ہے اُس کی نظر — وہی رزق دیتا ہے شام و سحر

۲۰۵۔ دیامے دیا کا وہ بھنڈار ہے — اُسی کی دیا سے یہ سنسار ہے

۲۰۶۔ وہی ہم کو دیتا ہے امن و اماں — وہی بخشنے والا ہے بے گماں

۲۰۷۔ سہارا ہے سب کیلئے اُس کا ہاتھ — مصیبت کے ماروں کا دیتا ہے ساتھ

۲۰۸۔ خطاکار پر بھی وہ ہے مہرباں — وہ نادار کا بھی ہے سوزی ساں

۲۰۹۔ شہنشاہ ہے قدرت ہے اُسکی اتھاہ — وہی بادشاہوں کا ہے بادشاہ

۲۱۰۔ بدی کی طرف سے ہٹاتا ہے وہ — اندھیرے میں مشعل دکھاتا ہے وہ

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۲۷) شہنشاہِ خوبی دہ و رہنموں
کہ بے گوں و بے چون و چوں بے نگوں

(۲۸) نہ ساز و نہ باز و نہ فوج و نہ فرش
خداوند بخشندۂ عیش و عرش

معنے :-

خوبی دہ ——— نیکی دینے والا
رہنموں ——— رہبر
بے گوں ——— بے رنگ
بے چوں ——— بے مثال
ساز ——— دولت
باز ——— پرندہ

تشریح :-

گورو مہاراج پرماتما کی تعریف کرتے ہیں اور اس کے گُن گا کر اور جگ زیب کو راہ پر لاتے ہیں +

Taj Tahir Foundation

۲۱۱- ہر اُس خدا کا نہیں کوئی رنگ — خدائی میں اُس کا نرالا ہے ڈھنگ

۲۱۲- کوئی اُس کا ہمشکل و ثانی نہیں — زمینی نہیں۔ آسمانی نہیں

۲۱۳- خوشی دینے والا خدا ہے وُہی — مریضانِ غم کی دوا ہے وُہی

۲۱۴- نہ باز اُس کے ہاتھوں میں دیکھا کبھی — نہ پرواز اُس کی نظر آ سکی

۲۱۵- نہ اُس کی عماراتِ آراستہ — اسیری کا ملتا ہو جن سے پتہ

۲۱۶- نہ دیکھے بچھونے کبھی اُس کے پاس — نہیں ہے قبائے زری اُس کے پاس

۲۱۷- نہ فوج اُسکی دیکھی کسی نے کبھی — سُنی سنتری کی نہ آواز بھی

۲۱۸- نظر سے ہے دُور اُس کا سامان سب — نگاہوں میں اُسکی ہیں انسان سب

۲۱۹- عجب اُس کی طاقت عجب اُس کے رنگ — عجب اُس کی تمثیل حکمت کے ڈھنگ

۲۲۰- کرم اُس کا پوشیدہ ہوتا نہیں — وہ ہے ذرّے ذرّے کے دل میں مکیں

Taj Tahir Foundation

گورُو مہاراج کے اشعار :-

(۲۹) جہاں پاک زیر است و ظاہر ظہُور

عطا مے دہد ہمچو حاضر حضُور

(۳۰) عطا بخش او پاک پروردگار

رحیم است و روزی دہ ہر دیار

معنے :-

ظاہر ظہُور ــــــــ	ہر جگہ موجُود
عطا مے دہد ــــــــ	عطا کرتا ہے
روزی دہ ــــــــ	روزی دینے والا
ہر دیار ــــــــ	ہر مُلک میں

تشریح :-

گورُو مہاراج نے ان اشعار میں بھی پرماتما کی تعریف کی ہے۔ اور اُسے دُنیا کا روزی دینے والا مانا ہے۔

Taj Tahir Foundation

٢٢١- ہر اک شے سے ظاہر ہے اُس کا ظہور
اُسی کی عبادت ہے دِل کا سرور

٢٢٢- یہ دُنیا کہ جس میں ہے پاکیزگی
فرشتوں کے رہنے کا گھر ہے یہی

٢٢٣- اُسی کے تو سایہ میں آباد ہے
اُسی کی عنایت ہے یہ شاد ہے

٢٢٤- بھروسہ مجھے اُس کی بخشش پہ ہے
اُسی کا کرم دُور کرتا ہے بھے

٢٢٥- وُہی اپنے بندوں کا ہے دستگیر
صغیر اس کو پاکر ہوئے ہیں کبیر

٢٢٦- سخاوت کا دریا رواں ہے مدام
یہاں فیض پاتے ہیں ہر خاص و عام

٢٢٧- وُہ داتا ہے کھاتا ہے سب پر ترس
ہے عمر اس ترس کی کروڑوں برس

٢٢٨- کہیں اس کی رفعت میں پستی نہیں
بلند اس سے کوئی بھی ہستی نہیں

٢٢٩- وہ سچا پتا پالتا ہے ہمیں
عزیز اس کی کرپا لگتا ہے ہمیں

٢٣٠- مگر اُس کی قُدرت کا ہے یہ کمال
زمانے کو دیتا ہے مال و منال

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۳۱) کہ صاحب دیار است و اطسم عظیم
کہ حسن الجمال ست و رازق رحیم
کہ صاحب شعور است عاجز نواز
غریب الپرست و غنیم الگداز

معنی :-

صاحب دیار ———— زمینوں کا مالک
اطسم عظیم ———— بہت بڑا
صاحب شعور ———— عقلمند
عاجز نواز ———— غریبوں کی مدد کرنے والا
غنیم الگداز ———— دشمن کو مارنے والا

تشریح :-

یہ اشعار بھی پرماتما کی تعریف میں کہے گئے ہیں۔ آپ ان سے گورو مہاراج کی خدا پرستی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

Taj Tahir Foundation

۲۳۱- وہ توفیق دیتا ہے ہر ایک کو ۔۔۔ سمجھتا ہے سب کے بد و نیک کو

۲۳۲- اُسے دیکھ سکتا ہے انساں وہی ۔۔۔ کہ چشمِ بصیرت ہو جس کی کھلی

۲۳۳- بڑی سے بڑی طاقتِ بے پناہ ۔۔۔ بڑے سے بڑے ملک کا بادشاہ

۲۳۴- کوئی حسن میں اس کا ثانی نہیں ۔۔۔ پھر اس میں یہ خوبی کہ فانی نہیں

۲۳۵- وہ ہے ہر اِک کا روزی رساں ۔۔۔ رحیا جنت کا ایک ہی پاسباں

۲۳۶- ہیں دُنیا میں جتنی بھی دانائیاں ۔۔۔ یہ زیبائیاں اور رعنائیاں

۲۳۷- اُسی کے اشارے سے پیدا ہوئیں ۔۔۔ اُسی کی چمک سے ہویدا ہوئیں

۲۳۸- وسیلہ وہی غم کے ماروں کا ہے ۔۔۔ سہارا وہی بے سہاروں کا ہے

۲۳۹- دلاسا وہی بیکسوں کے لئے ۔۔۔ ہے ڈھارس وہی بے بسوں کے لئے

۲۴۰- محافظ غریب اور کمزور کا ۔۔۔ نہیں اور کوئی بھی اس کے سوا

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۳۳) شریعت پرست و فضیلت مآب
حقیقت شناس و نبی الکتاب
کہ دانش پژوہ است و صاحب شعور
حقیقت شناس است و ظاہر ظہور

معنے :-

فضیلت مآب ——— بہت بڑا
شریعت پرست ——— قانون پر چلنے والا
نبی الکتاب ——— گرنتھ پڑھنے والا
دانش پژوہ ——— عقل والا

تشریح :-

گورو مہاراج نے ایشور کی شکتیوں کا درشن نئے ڈھنگ پر کیا ہے یعنی آپ نے اس کے تمام اوصاف کو شعروں میں قلمبند کر دیا ہے۔

Taj Tahir Foundation

۲۴۱- مٹا دینے والا ستمگر کا وہ — نشاں رہنے دیتا نہیں شر کا وہ

۲۴۲- ترے ظلم کو بھی مٹائے گا خود — تجھے ختم کرنے کو آئے گا خود

۲۴۳- تو اپنی شریعت پہ نازاں نہ ہو — مسلماں ہے تُو نا مسلماں نہ ہو

۲۴۴- شریعت تری مکر کا جال ہے — حقیقت میں یہ بھی تری چال ہے

۲۴۵- حقیقی شریعت کی پہچان کر — وہاں تک پہنچنے کا سامان کر

۲۴۶- مرے واہگورو کی شریعت ہے سچ — گرہ باندھ اسکو گناہوں سے بچ

۲۴۷- مرا واہگورو ہے شریعت نواز — بتاتا ہے وہ حق پرستی کے راز

۲۴۸- کسی کا نہ بھولے سے بھی دل دکھا — غریبوں کا بھی ہے محافظ خدا

۲۴۹- بڑائی اُسی کی دکھاتا ہوں میں — حکایت اُسی کی سناتا ہوں میں

۲۵۰- فضیلت مآب اُس کو کہتے ہیں ہم — اُسی کی تو حیرتوں میں رہتے ہیں ہم

Taj Tahir Foundation

گرو مہاراج کے اشعار :-

(۳۵) شناسندۂ علمِ عالم خدائے
کشائندۂ کارِ عالم کشائے

معنی :-

شناسندہ	———	جاننے والا
علمِ عالم	———	دُنیا کے راز
کشائندہ	———	کھولنے والا
کارِ عالم	———	دُنیا کے کام

تشریح :-

اِن اشعار میں بھی گورو مہاراج نے پرماتما کے گُن ورنن کئے ہیں۔

Taj Tahir Foundation

۲۵۱ حقیقت کو پہچانتا ہے وُہی — دلوں کی لگن جانتا ہے وُہی

۲۵۲ نہیں وُہ خُدا تیرے قرآن کا — روا جس میں ہے قتل انسان کا

۲۵۳ مُسلماں ہونے کا دعوےٰ نہ کر — مُسلماں ہونے پہ تکیہ نہ کر

۲۵۴ کتابِ خُدا آ دِکھاؤں تجھے — تُو سویا ہُوا ہے جگاؤں تجھے

۲۵۵ یہ شمس و قمر یہ زمیں آسماں — یہ ثاقب یہ سیّارہ یہ کہکشاں

۲۵۶ یہ شام و سحر یہ چمن یہ بہار — یہ شبنم کی ہر سمت ننھّی پھوار

۲۵۷ یہ گلشن یہ غُنچے یہ خوش رنگ پھُول — یہ مشرق یہ مغرب یہ عرض اور طُول

۲۵۸ یہ بادل یہ پربت یہ دریا یہ جل — یہ گنگا یہ جمنا یہ سندھ یہ ڈل

۲۵۹ یہ چاند اور تارے یہ رنگِ شفق — کتابِ خُدا ہی کے ہیں یہ ورق

۲۶۰ نگاہِ طریقت سے دیکھ اُسکی شان — نمو ہے اسی شان کی یہ جہان

Taj Tahir Foundation

گورُو مہاراج کے اشعار :-

(۳۶) گُذارندۂ کارِ عالم کبیر
شناسندۂ علمِ عالم امیر

معنے :-

گذارندہ ---------------- سرانجام دینے والا
کبیر ---------------- بڑا، مہمان

تشریح :

اس شعر میں بھی گورُو مہاراج نے پرماتما کی
اُستتی کر کے اورنگ زیب کو خدا دوستی
کا سبق دیا ہے۔

Taj Tahir Foundation

٢٦١- دِلوں کی حقیقت عیاں اُس پہ ہے ۔ کُھلا رازِ کون و مکاں اُس پہ ہے

٢٦٢- یہ چاروں طرف دہر پھیلا ہُوا ۔ صحیفہ اُسی کا ہے جلوہ نُما

٢٦٣- رکھا ایسی کتاب خدا پر یقیں ۔ جہاں میں کوئی جس کا ہمسر نہیں

٢٦٤- لکھی جس خُدا نے یہ دلکش کتاب ۔ نہیں اُسکی عظمت کا کوئی حساب

٢٦٥- اُسی سے ہم انسان لیتے ہیں عقل ۔ یہ ممکن نہیں ہو سکے اِسکی نقل

٢٦٦- اُسی نے دیا سب کو فہم و شعور ۔ اُسی کا ہے سارے جہاں میں ظہور

٢٦٧- اُسے علم ہے دِل کی ہر بات کا ۔ علیم اور ہے کون اُس کے سوا

٢٦٨- میں بندہ ہوں اُس کا خُدا وہ مرا ۔ ہے ہر کُل میں مُشکل کُشا وہ مرا

٢٦٩- اُسی کے سہارے پہ لڑتا ہوں میں ۔ اُسی کے اشارے مرے ساتھ ہیں

٢٧٠- وہی تاب ہے میری تلوار کی ۔ وہ گرمی فغانِ شرربار کی

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار:-

(۳۷) مرا اعتبارے بریں حلف نیست
کہ ایزد گواہ است و یزداں یکے ست

معنے:-

اعتبارے	کوئی اعتبار
بریں	اس پر
حلف	قسم۔ سوگند
ایزد	ایشور۔ خدا
یزداں	ایشور۔ خدا

تشریح:-

اے اورنگ زیب! خدا ایک ہے۔ اور میں اُس کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں کہ مجھے تیری قسم پر کوئی اعتبار نہیں۔ تو جھوٹا ہے۔ اور تیرے ایلچی بھی جھوٹے ہیں +

Taj Tahir Foundation

۲۷۱ مری فوج نے جب تری فوج پر — کیا حملہ تیغ و تبر تول کر

۲۷۲ جب اس طور گھمسان کا رن پڑا — ہر اک شیر جی توڑ کر جب لڑا

۲۷۳ تو میدان میں خون بہنے لگا — شہادت کی روداد کہنے لگا

۲۷۴ شجاعت وہ جوہر دکھانے لگی — کہ جس سے زمیں تھرتھرانے لگی

۲۷۵ فضاؤں کے کھیتوں سے چیخیں اٹھیں — ہواؤں کے دانتوں سے سیخیں اٹھیں

۲۷۶ پرندوں کے سینے دھڑکنے لگے — پرندوں کے دم بھی پھڑکنے لگے

۲۷۷ لہو سے زمیں ہو گئی لالہ زار — گریباں سحر کا ہوا تار تار

۲۷۸ مساجد کے سر خاک میں مل گئے — منادر کے اونچے کلس ہل گئے

۲۷۹ ہر اک سمت میدان میں شوق کے ڈھیر — شہادت کا طالب تھا ہر اک دلیر

۲۸۰ اچانک ترے ایک سردار نے — مری سمت قاصد روانہ کئے

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۳۸) نہ قطرہ مرا اعتبارے بروست
کہ بخشی و دیواں ہمہ کذب گوست

معنے :-

قطرہ ———— ذرا بھی
براو ———— اس پر
بخشی ———— ایلچی - ملازم - منشی
دیواں ———— قاضی جھلانے والا - مستی

تشریح :-

مجھے تیری اس قسم پر جو تُو نے اپنے منشی کے ذریعے مجھ تک پہنچانی چاہی ذرا بھی اعتبار نہیں ہے تیرے منشی - قاضی - ایلچی - سردار سب جھوٹ بولنے والے ہیں ؛

Taj Tahir Foundation

۲۸۱- یہ قاصد بظاہر تو درویش تھے — مگر در حقیقت ریاکیش تھے

۲۸۲- وہ پیغام بھی لائے تھے صلح کا — یقین تھا کہ وعدہ کریں گے وفا

۲۸۳- انہوں نے قسم کھائی قرآن کی — نمائش یہ تھی اُن کے ایمان کی!

۲۸۴- کہا یہ کہ اب روکئے کشت و خون — بُرا ہے یہ جنگ و جدل کا جنون

۲۸۵- کریں گے نہ ہم آپ پر کوئی وار — یہ طے پایا آپس میں قول و قرار

۲۸۶- مگر چند لمحے بھی گذرے نہ تھے — قسم توڑ دی تیرے سردار نے

۲۸۷- کیا اس نے حملہ مری فوج پر — سنبھالے پھر اُس نے بھی تیغ و تبر

۲۸۸- بتا اب مجھے کیا یہ دھوکا نہ تھا؟ — کہاں صلح ہوئی کہاں یہ دغا؟

۲۸۹- یہ وعدہ خلافی روا ہے کہاں؟ — تری دوستی اب بتا ہے کہاں؟

۲۹۰- یہ مردانگی کا طریقہ نہیں — خدا دوستی کا سلیقہ نہیں!

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :

(۳۹) کسے قولِ قرآں کند اعتبار

ہماں روزِ آخر شود زار و خوار

معنے :-

کسے ——— جو بھی

قولِ قرآں ——— تیری قرآن کی قسم پر

کند ——— کرتا ہے

ہماں ——— وہی

روزِ آخر ——— قیامت کو

زار و خوار ——— ذلیل و خوار

تشریح :-

جس نے بھی تیری اس قسم پر جو تو نے قرآن کا نام لے کر کھائی۔ اعتبار کیا۔ انجام کار اس نے نقصان اٹھایا۔

Taj Tahir Foundation

۲۹۱ - اِسی برتے پر صُلح کی گفتگو — کہاں تو کہاں یہ تری آرزو

۲۹۲ - نیا تو نے پیغام بھیجا ہے آج — نیا ایک قاضی پھر آیا ہے آج

۲۹۳ - قسم تو نے کھائی ہے قرآں کی پھر — یہ پھبتی اُڑائی ہے قرآں کی پھر

۲۹۴ - مگر میں کروں کس طرح اِعتبار — غلط ہیں غلط تیرے قول و قرار

۲۹۵ - ہر اک حرف اس کا صداقت سے دور — ہر اک بات تیری سراسر فتور

۲۹۶ - ترا یہ نیا وعدہ بھی ہے فریب — یہ خط یہ تری دوستی ہے فریب

۲۹۷ - خدا خود ہے شاہد مری بات کا — وہ ناظر ہے تیری خرافات کا

۲۹۸ - دیا تیرے قاضی نے پھر وہ پیام — جسے میں سمجھتا ہوں سودائے خام

۲۹۹ - یہ قاضی یہ دیوان بخشی ترے — نہیں بولتے سچ نہیں بولتے

۳۰۰ - فریبی۔ دغا باز۔ عیّار ہیں — یہ تیری طرح ہی خطا کار ہیں

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۱۳) ہُما را کسے سایہ آید بہ زیر

بر و دست دارد نہ زاغِ دلیر

معنے :-

ہُما ——— پرندہ
کسے ——— کسی پر
آید ——— آئے
بہ زیر ——— نیچے
برد ——— اس پر
زاغ ——— کوّا
دست دارد ——— ہاتھ رکھتا ہے

تشریح :-

اگر کسی پر ہُما کا سایہ بھی پڑ جائے۔ تو پھر کوّے کو اُس پر حملہ کرنے کی جرأت تک نہیں ہوتی۔

Taj Tahir Foundation

۳۰۱- کرے گا جو اس جھوٹ پر اعتبار — قیامت کو ہوگا ذلیل اور خوار

۳۰۲- قسم پر مجھے اب بھروسہ نہیں — ذرا بھی یقین اس پر آتا نہیں

۳۰۳- ترے قاصد ابلیس کے ہیں غلام — اُسی کے اشارے پہ کرتے ہیں کام

۳۰۴- ہُما کی یہ تعریف سُنتے ہیں ہم — کہ ہے اُس کا سایہ مُبارک قدم

۳۰۵- یہ طائر وہ طائر ہے جس پر کہیں — نظر آدمی کی پڑی ہی نہیں

۳۰۶- وہ اوجِ فلک سے ہے اُونچا بہت — وہ حدِّ نظر سے ہے بالا بہت

۳۰۷- اگر اُس کا سایہ کسی پر پڑے — تو محفُوظ ہوتا ہے وہ موت سے

۳۰۸- وہ زاغ و زغن سے بھی ڈرتا نہیں — شکاری بھی پابند کرتا نہیں

۳۰۹- اگر جاننا چاہے سکھوں کے گُن — تو اک دُوسری بھی مثال آج سُن

۳۱۰- بہادر مِری فوج کے ہیں جواں — یہ راز آج کرتا ہوں تجھ پر عیاں

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۴۱) کسے پُشت اُفتد پسِ شیرِ نرَ
نہ گیِرد بُزَ و مِیش و آہُو گُذر

معنے :-

کسے	کوئی
پُشت اُفتد	پیچھے بیٹھ جائے
پسِ شیر	شیر کے پیچھے
بُز	بکری
مِیش	بھیڑ
آہُو	ہرن
نہ گیرد گذر	گذر نہیں سکتا

تشریح :-

اگر شیر نر کے پیچھے کوئی شخص پناہ لے کر بیٹھ جائے تو بکری۔ بھیڑ یا ہرن کی مجال نہیں ہوتی۔ کہ اُس کے قریب سے گذر سکے۔ گورو صاحب نے اپنے سکھوں کی بہادری کی یہ بہت اچھی مثال دی ہے +

Taj Tahir Foundation

۲۱۱- کھڑا ہوا اگر سامنے شیرِ نر   تو چھا جاتا ہے اُس کا سب پر اثر

۲۱۲- اگر کوئی شخص اس کی پچھلی طرف   بچھائے بھجن کے لئے ایک صف

۲۱۳- وہ اُس صف پہ آرام سے بیٹھ جائے   کبھی شبد بولے کبھی گیت گائے

۲۱۴- تو بکری کی یا بھیڑ کی کیا مجال؟   کرے اُس پہ حملے کا کوئی خیال

۲۱۵- کسی میں بھی اتنا نہیں حوصلہ   کہ بڑھ کر کرے شیر کا سامنا

۲۱۶- مرا خالصہ بھی وہی شیر ہے   عدو جس سے کھاتے ہیں ہر وقت بھے

۲۱۷- اگرچہ بہت تیری افواج ہیں   اُنہیں بھیڑ بکری سمجھتا ہوں میں

۲۱۸- بتا اب کہ شیر اور ہما کون ہے؟   بتا اب کہ میرے سوا کون ہے؟

۲۱۹- مری فوج میرے ہی سائے میں ہے   تمیز اُس کو اپنے پرائے میں ہے

۲۲۰- نہ کھاتا قسم اس طرح میں کبھی   نہ لیتا پناہ اس طرح جھوٹ کی

Taj Tahir Foundation

گرُو مہاراج کے اشعار :-

(۴۲) بہ مصحف قسم خُفیہ گر خورد مے
نہ یک گام ہم پیش ازاں بُرد مے

معنے :-

مصحف	ـــــــــ سچی خدائی کتاب
قسم خُفیہ	ـــــــــ دل سے سوگند
خوردمے	ـــــــــ اگر میں کھاتا
یک گام	ـــــــــ ایک قدم بھی
پیش ازاں	ـــــــــ اس سے آگے
بُردمے	ـــــــــ میں لے جاتا

تشریح :-

اگر میں اپنے گرنتھ پر جو ایشور کی سچی پستک ہے، ہاتھ رکھ کر سوگند کھاتا تو اس سے ہرگز نہ ٹلتا۔

۳۲۱- نہ رکھتا کبھی دھرم پُستک پہ ہاتھ — نہ دیتا کبھی فطرتِ بد کا ساتھ

۳۲۲- قسم کی ضرورت بھی ہوتی اگر — تو اس کی صداقت پہ رکھتا نظر

۳۲۳- میں پابند رہتا ہر اک حرف کا — یہی ہے تقاضائے صدق و صفا

۳۲۴- اُسے توڑنے کا نہ آتا خیال — اُسے چھوڑنا ہے بہت ہی محال

۳۲۵- نہ دیتا چڑھائی کا فوجوں کو حکم — نہ ملتا لڑائی کا فوجوں کو حکم

۳۲۶- مری فوج دھوکا نہ دیتی کبھی — یہ الزام سر پر نہ لیتی کبھی

۳۲۷- یہ پہلا نیم ہے مرے دھرم کا — کہ جو کہہ دیا اُس کو پورا کیا

۳۲۸- مری فوج صدق و صفا کی ہے فوج — خدا کیلئے یہ خدا کی ہے فوج

۳۲۹- مری فوج بحرِ صداقت کی موج! — صداقت نے بخشا ہے اسکو یہ اوج

۳۳۰- فرشتوں کے سر اسکے آگے جھکے — وہ شام و سحر اس کے آگے جھکے

Taj Tahir Foundation

گرو مہاراج کے اشعار :-

(۴۴) گرسنہ چہ کارے کُند چہل نر

کہ دَہ لک بر آید بروبے خبر

معنے :-

گرسنہ	بھوکے پیاسے
چہ کارے کُند	کیا کر سکتے ہیں
چہل نر	چالیس (۴۰) آدمی
دَہ لک	دس لاکھ
بر آید	حملہ کردیں
برو	اُن پر
بے خبر	اچانک

تشریح :-

اس شعر میں گورو مہاراج نے چمکور کے قلعہ کی لڑائی کا حال بیان کیا ہے۔ جب چالیس بھوکے پیاسے سکھوں پر ـــــ جو قلعہ کے اندر تھے ـــــ دس لاکھ شاہی فوج نے حملہ کر دیا تھا۔ مگر سکھوں نے زبردست مقابلہ کیا تھا۔

۳۳۱ - مگر تو نے توڑی قسم بھی تو کیا ۔ شہادت کا سکھوں پہ پردہ کھل گیا

۳۳۲ - وہ تعداد میں صرف چالیس تھے ۔ مِلا تھا نہ کھانا کئی روز سے

۳۳۳ - مگر بازوؤں میں تھی تاب و تواں ۔ رگوں میں تھا خونِ شجاعت رواں

۳۳۴ - عجب اُن کی تلوار خوں خوار تھی ۔ مخالف پہ برقِ شرر بار تھی

۳۳۵ - وہ بھوکے بھی پیاسے بھی لڑتے رہے ۔ تری فوج کے دم اُکھڑتے رہے

۳۳۶ - کوئی زخم آیا نہیں پیٹھ پر ۔ نہ ہوگا کسی کا یہ دِل یہ جگر

۳۳۷ - وہ سینے تھے تلوار کے سامنے ۔ سپر تھے وہ سردار کے سامنے

۳۳۸ - مگر اُن پہ جو حملہ آور ہوئے ۔ وہ تعداد میں پورے دس لاکھ تھے

۳۳۹ - یہ چالیس کیا اُنکو دیتے جواب ۔ کہاں تک وہ ہوتے وہاں کامیاب

۳۴۰ - یہ دس لاکھ کی فوج کچھ کم نہیں ۔ حقیقت سے نا آشنا ہم نہیں

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۴۴) کہ پیماں شکن بے دِرنگ آمدند

میاں تیغ و تیر و تفنگ آمدند

معنے :-

پیماں شِکن ——— وعدہ توڑنے والا مسلم فوجی

بے دِرنگ ——— بے کھٹکے

میانِ تیغ و تیر و تفنگ ——— تلواروں اور تیروں کے درمیان

آمدند ——— حملہ آور ہو گئے

تشریح :-

چمکور کے قلعہ کے اندر چالیس سکھ رہ گئے تھے۔ جن پر غنیم کے دس لاکھ فوجی حملہ آور ہو گئے ۔ اور تلواریں چلانی شروع کر دیں ۔

Taj Tahir Foundation

۳۴۱۔ کہا تھا کہ ہم پر کریں گے نہ وار — یہ تھا صلح کا ہم سے قول و قرار

۳۴۲۔ کہا تھا کہ بچ کر نکل جاؤ تم — کسی بات پر بھی نہ گھبراؤ تم

۳۴۳۔ کہا تھا کہ ہم پر کرو اعتبار — کہا تھا کہ وعدہ ہے یہ اُستوار

۳۴۴۔ کہا تھا کہ ہوگا نہ کوئی ہلاک — مقدّس ہے اِس شہر کی خاکِ پاک

(خوشیوں کا گھر)

۳۴۵۔ کہا تھا کہ شاہد ہے آنند پور — اِسے ہم سمجھتے ہیں دار السرور

۳۴۶۔ قسم کی کسی نے بھی پروا نہ کی — اچانک ہوئی ہم پہ لشکر کشی

۳۴۷۔ یکایک وہ پیماں شکن آ گئے — یکایک وہ چاروں طرف چھا گئے

۳۴۸۔ اچانک وہ خنجر بکف آ گئے — اچانک ہماری طرف آ گئے

۳۴۹۔ اچانک کیا تیز میدانِ جنگ — برسنے لگے تیغ و تیر و تفنگ

۳۵۰۔ ہر اک سمت سے وار ہونے لگے — ہر اک سمت دھارے بہے خون کے

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار:-

(۴۵) بہ لاچارگی در میاں آمدم ۔ بہ تدبیر تیر و کماں آمدم

(۴۶) چوں کار از ہمہ حیلتے در گذشت ۔ حلال است بردن بہ شمشیر دست

(۴۷) چہ قرآں قسم را کنم اعتبار ۔ وگرنہ تو گوئی من ایں را چہ کار

معنے:-

بہ لاچارگی	مجبور ہو کر
در میاں آمدم	میں جنگ میں کود پڑا
از ہمہ حیلتے	تمام حیلے کوششیں
در گذشت	ختم ہو جائیں
بردن شمشیر دست	ہاتھ میں تلوار اٹھانا
حلال است	درست ہے
قرآن قسم را	قرآن کی قسم پر

تشریح:-

جب میں مجبور ہو گیا تو تیر و کمان کے ساتھ جنگ میں کود پڑا۔ جب اور کوئی چارہ باقی نہ رہے تو انسان کا فرض ہے کہ تلوار ہاتھ میں لے کر حملہ کر دے۔ تیرے قرآن کی قسم پر کیا اعتبار کروں۔ تمہاں سے کوئی مطلب نہیں رہا۔

Taj Tahir Foundation

۳۵۱۔ جب اس پر رہا کوئی چارہ نہ اور — ہاں اسباب پر جب کیا میں نے غور

۳۵۲۔ تو مجھ کو بھی تلوار اٹھانی پڑی — جوانوں کی ہمت بڑھانی پڑی

۳۵۳۔ مجھے خود بھی میداں میں آنا پڑا — بگل جوش آور بجانا پڑا

۳۵۴۔ کوئی اور حیلہ اگر رہ نہ جائے — تو دھرم آدمی کا ہے تلوار اٹھائے

۳۵۵۔ اسی دھرم سے میں بھی مجبور تھا — الگ بیٹھنا دھرم سے دور تھا

۳۵۶۔ بالآخر میں خنجر بکف آگیا — اجل بن کے اغیار پہ چھا گیا

۳۵۷۔ تو پیغام کیا بھیجتا ہے مجھے — سمجھتا ہوں پتلا ریا کا تجھے

۳۵۸۔ قسم اور قرآن کی اب نہ کھا — نہیں مجھ کو تجھ پر بھروسہ ذرا

۳۵۹۔ میں کیا اعتبار اس قسم پر کروں — یقیں ایسے وعدے پہ کیونکر کروں

۳۶۰۔ ترے دل کی مہر و وفا بھی دروغ — خدائی ہے تیرا خدا بھی دروغ

گورو مہاراج کے اشعار:-

(۴۸) نہ دانم کہ ایں مردِ رُوباہ پیچ ! وگرہرگزیں رہ نیارد بہ ہیچ

(۴۹) ہر آں کس کہ قرآں بہ قول آیدش نہ زد بستن و کشتنی بایدش

معنے:-

مردِ رُوباہ پیچ ______ لومڑی کی طرح کے آدمی

دگر ______ ورنہ

ہرگزیں رہ ______ ہرگز اس رستے پر

نیارد ______ نہ لاسکتی

ہیچ ______ کوئی چیز

ہر آں کس ______ جو کوئی

قرآں بہ قول آیدش ______ قسم پر اعتبار کرے

بستن و کشتنی ______ مارنا

نہ بایدش ______ نہیں چاہیئے

تشریح:-

میں نہیں جانتا کہ تیرے قاصد لومڑی کی طرح مکّار ہیں۔ ورنہ میں ان باتوں میں نہ آتا اور نہ ان پر اعتبار کرتا۔ جب کوئی آدمی تمہاری قسم پر اعتبار کرے تو پھر اس پر حملہ کرنا ایمانداری نہیں۔

Taj Tahir Foundation

٣٦١- خبر تھی یہ کس کو ترے ایلچی ریاکار ہیں پوٹ ہیں جھوٹ کی

٣٦٢- وہ دم بھر میں وعدے کو ٹھکرائیں گے فریبی دغا باز بن جائیں گے

٣٦٣- کیا تھا انہوں نے یہ اعلان بھی کہ ملحوظ خاطر ہے ذات آپ کی

٣٦٤- مگر ان کی فطرت ہی کچھ اور تھی نہیں جانتے تھے بجز رد ہی

٣٦٥- وہ تھے لومڑی کی طرح چاپلوس طبیعت میں تیری طرح چاپلوس

٣٦٦- نہ کرتا کبھی ورنہ میں اعتبار نہ ہو سکتا ان کا کبھی مجھ پہ وار

٣٦٧- اٹھاتا نہ قلعے سے باہر قدم کسی کو نہ تھا اس میں دشمن کا غم

٣٦٨- کرے قولِ قرآں پر جو اعتبار جو ہتھیار بھی ڈال دے ایک بار

٣٦٩- فریب اس کو دینا مناسب نہیں شراب اس سے لینا مناسب نہیں

٣٧٠- دغا دے کے محصور کرنا گناہ لڑائی پہ مجبور کرنا گناہ

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۵۰) بہ رنگِ مگس سایہ پوش آمدند

بہ یکبارگی در خروش آمدند

ہر آں کس زِ دیوار آمد بروں

بخوردن یکے تیر شد غرقِ خوں

معنے :-

بہ رنگِ مگس ———— مکھیوں کی طرح

سایہ پوش ———— کالے رنگ میں

بہ یکبارگی ———— ایک ہلے میں

در خروش ———— جوش میں

ہر آں کس ———— جو کوئی بھی

غرقِ خوں ———— خون میں لت پت ہو گیا

تشریح :-

جنگ چمکور کا ذکر کرتے ہوئے گورو صاحب نے لڑائی کی شدت پر روشنی ڈالی ہے

Taj Tahir Foundation

۲۷۱۔ اُسے قید یا قتل کرنا حرام — ترا فرض تھا قول کا احترام

۲۷۲۔ مگر تیری فوجوں نے توڑی قسم — بڑھیں ہاتھ میں لیکے تیغِ و علم

۲۷۳۔ معاً لشکروں میں بگل بج گئے — قطاروں میں پیرِ و جواں سج گئے

۲۷۴۔ عدو ہم پہ چاروں طرف سے بڑھا — خدا جانے سر پہ یہ کیا جن چڑھا

۲۷۵۔ سیہ رنگ کی آندھیوں کی طرح — بھِڑوں کی طرح مکھیوں کی طرح

۲۷۶۔ ترے فوجیوں نے ہمیں گھیر کر — مٹا دینے پر باندھ لی تھی کمر

۲۷۷۔ سوار اُن کے سر پہ تھا غیظ و غضب — تعصب میں اندھے نظر آئے سب

۲۷۸۔ فلک تک گیا اُن کا غوغا و شور — ہراساں تھے سُن کر اُسے مرغ و مور

۲۷۹۔ اگر قلعہ سے باہر آیا کوئی — نظر آئی صورت اُسے موت کی

۲۸۰۔ اچانک ہوئے تیر سینوں سے پار — نظر آئے میرے سپاہی نِگار

گورو مہاراج کے اشعار:-

(۵۲) کہ بیروں نہ آید کسے زاں حصار

نہ خوردند تیر و نہ گشتند خوار!

(۵۳) چو دیدم کہ ناہر بیامد بجنگ

چشیدن یکے تیرِ من بے درنگ

Taj Tahir Foundation

معنے:-

زاں حصار ——— اس قلعہ میں
(کئی نسخوں میں لفظ "دیوار" لکھا ہے۔ مگر وہ تقطیع سے باہر ہے۔ اس لئے غلط ہے)

نہ گشتند خوار ——— نہ خراب ہوئے نہ قتل ہوئے

چو دیدم ——— جب میں نے دیکھا

ناہر ——— ناہر خان ایک پٹھان فوجدار کا نام تھا۔ جس نے گورو مہاراج کی فوج پر حملہ کیا تھا۔

چشیدن ——— کھاتے ہی

تیرِ من ——— میرا تیر

تشریح:-

جنگ چمکور کے ذکر میں گورو صاحب لکھتے ہیں۔ کہ جو بھی قلعہ سے باہر نہ نکلا وہ مرنے سے بچ گیا۔ جو بھی باہر نکلا وہ تہ تیغ کر دیا گیا۔ مگر جب ناہر خاں کو میں نے دیکھا تو ایک تیر وار کر اسے دم بھر میں ہلاک کر ڈالا۔

٣٨١- مگر جو بھی قلعے کے اندر رہے — وہ تیغِ ہلاکت سے محفوظ تھے

٣٨٢- سمجھتے تھے دِل میں کہ موت آ گئی — بلا اُن کے چاروں طرف چھا گئی

٣٨٣- شہادت کے جذبے سے معمور سب — شہادت تھی اُن کو پیامِ طرب

٣٨٤- بلیدان دینے کو تیار وہ — شہادت کے سچے طلبگار وہ

٣٨٥- سپاہی نِڈر جو بھی آگے بڑھا — نشانہ بنا آتشیں تیر کا

٣٨٦- اِن آنکھوں نے دیکھا کہ ناہر پٹھان — بڑھا آ رہا تھا اُٹھا کر کمان

٣٨٧- وہیں تاک کر تیر مارا اُسے — وہیں موت کے گھاٹ اُتارا اُسے

٣٨٨- بہت اُس کی مانند افسر گرے — وہیں بسترِ خاک پر سو گئے

٣٨٩- دکھائی دیئے اُن میں کم دِل بہت — بھگوڑے بہت اور جاہل بہت

٣٩٠- وہ جان اپنی چھپ کر بچاتے رہے — لڑائی سے بھی جی چُراتے رہے

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۵۴) ہم آخر گریزد بوقتِ مصاف

بسے خاناں خوردند بیروں گزاف

(۵۵) کہ افغانِ دیگر بیامد بہ جنگ

چوں سیلِ رواں ہمچو تیر و تفنگ

معنے :-

گریزد ـــــ بھاگ گئے

مصاف ـــــ جنگ

بسے خاناں ـــــ بہت سے پٹھان (خان کی جمع خاناں)

گزاف ـــــ بُزدلی، شیخی

افغانِ دیگر ـــــ ایک اور پٹھان

چوں سیلِ رواں ـــــ دوڑتے ہوئے سیلاب کی طرح

تشریح :-

چمکور کی لڑائی میں پٹھانوں کی بزدلی اور لڑائی سے بھاگنے کا ذکر کیا گیا ہے۔

Taj Tahir Foundation

۳۹۱- دھری رہ گئیں اُن کی سب شیخیاں — شجاعت کا یہ بھی تھا اِک امتحاں

۳۹۲- بہت سے پٹھان آئے اور مر گئے — گرے۔ خاک اور خون سے بھر گئے

۳۹۳- جھڑی سب کی شیخی لڑائی کے وقت — نہ ٹھہرے نبرد آزمائی کے وقت

۳۹۴- شکست اس طرح فوجِ ناہر کو دی — عنایت یہ مجھ پر خدا ہی کی تھی

۳۹۵- پھر افغان اِک اور آ گیا سامنے — نہ روکا اُسے اُسکے انجام نے

۳۹۶- نہ سوچا کہ چالیس ہیں آدمی — مُناسب نہیں اُن پہ لشکر کشی

۳۹۷- اس افغان کا تھا نجب خان نام — وہ کرتا تھا پنجاب کا انتظام

۳۹۸- بہت خشمگیں ہو کے آگے بڑھا — سپہ دار تھا اِک بڑی فوج کا

۳۹۹- اُمڈ آیا سیلِ رواں کی طرح — ہوا برق ریز آسماں کی طرح

۴۰۰- وہ اس جوشِ مردانگی سے لڑا — کہ میدان میں خون ہی خون تھا

Taj Tahir Foundation

گرو مہاراج کے اشعار:-

بسے حملہ کرد و بسے زخم خورد
دو کس را بجاں کُشت و جاں ہم سپُرد

معنے:-

بسے حملہ کرد	بہت حملے کئے
دو کس را	میرے دو صاحبزادوں کو
بجاں کُشت	جان سے مار ڈالا
جاں ہم سپُرد	اور خود بھی مر گیا

تشریح:-

اس شعر میں گرو مہاراج نے اپنے دونوں بڑے صاحبزادوں کے جنگِ چمکور میں شہید ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے۔

Taj Tahir Foundation

۴۰۱۔ ہوا اس قدر گرم میدانِ جنگ — فضاؤں میں اُڑتے تھے تیر و تفنگ

۴۰۲۔ بیاں کیا کروں اُس کی فرزانگی — ٹپکتی تھی چہرے سے دیوانگی

۴۰۳۔ وہ گر گر کے بھی وار کرتا رہا — وہ مر مر کے بھی پھر اُبھرتا رہا

۴۰۴۔ لڑائی بہت کی نجیب خان نے — بہت زور مارا اُس افغان نے

۴۰۵۔ مگر اُس کا بھی سر ہوا پاش پاش — تڑپتی رہی خون میں اُس کی لاش

۴۰۶۔ چلے تیر اجیت اور جُھجھار کے — ہمہ تن وہ پیکر تھے ایثار کے

۴۰۷۔ اُتارے اُنہوں نے ہزاروں کے سر — سناؤں کے سر پھر کٹلدوں کے سر

۴۰۸۔ ہزاروں کے سینوں پہ خنجر چلے — ہزاروں کے سر دھڑ الگ ہو گئے

۴۰۹۔ ہوئے دونوں فرزند میرے شہید — یہی اُن کے حق میں تھا روزِ سعید

۴۱۰۔ شجاعت دکھائی یہ تھا اُن کا کام — چمکتا رہے گا مدام اُن کا نام

Taj Tahir Foundation

گرو مہاراج کے اشعار :-

(۵۷) کہ آں خواجہ مردودِ بے رُسوا و خوار

نہ آمد بہ میداں بہ مردانہ وار

(۵۸) دریغا اگر رُوئے او دیدمے

بیک تیر لاچار بخشیدمے

معنے :-

خواجہ مردودِ بے ——— مردود فوجدار

نہ آمد ——— نہ آیا

مردانہ وار ——— بہادروں کی طرح

دریغا ——— اے کاش

روئے او ——— اس کا مُنہ

دیدمے ——— مَیں دیکھ سکوں

لاچار بخشیدمے ——— ہلاک کر دُوں

تشریح :-

اِس شعر میں گرو مہاراج نے جنگ چمکور میں دہلی کے فوجدار ظفر بیگ کی موت کا ذکر کیا ہے۔ جو بہت بزدل ثابت ہُوا۔ ظفر بیگ کا خطاب خواجہ تھا۔ اُسے اورنگ زیب نے گرو مہاراج پر حملہ کرنے کے لئے بڑی فوج دے کر بھیجا تھا۔

Taj Tahir Foundation

۴۱۱ ظفر بیگ دہلی کا تھا فوجدار | تیرے فوجداروں میں تھا ہوشیار

۴۱۲ وہ میداں میں آیا غضبناک سا | بڑھایا اُدھر لشکر اسلام کا

۴۱۳ مگر دب گئے اُس کے سب حوصلے | ڈرا جاتا تھا میری تلوار سے

۴۱۴ دیا دوسروں کو بہت اشتعال | مگر خود تھا باسی کڑھی کا اُبال

۴۱۵ وہ مردود آتا اگر سامنے | اگر صحن میں دیکھتا میں اُسے

۴۱۶ تو میری کماں کا فقط ایک تیر | وہیں دیتا اُس کے کلیجے کو چیر!

۴۱۷ یقیں ہے کہ زندہ نہ ہوتا وہ آج | یقیں ہے کہ میں تجھ سے لیتا خراج

۴۱۸ مگر قلعہ میں جنگ ہوتی رہی | نظر دیکھ کر دنگ ہوتی رہی

۴۱۹ فریقین کا خون بہتا رہا | یہ صدمے مرا دل بھی سہتا رہا

۴۲۰ وہ فوجوں کی للکار سے ڈر گیا | وہ تیغوں کی جھنکار سے ڈر گیا

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۵۹) ہمہ آخر بسے زخمِ تیر و تفنگ — دو سوئے بسے کشتہ شد بے درنگ

(۶۰) بسے بان بارید تیر و تفنگ — زمیں گشت ہمچو گُلِ لالہ رنگ

(۶۱) سر و پائے انبوہ چنداں شدہ — کہ میداں پُر از گوئے چوگاں شدہ

(۶۲) ترنگار تیر و ترنگِ کماں — برآمد یکے ہاؤ ہُو از جہاں

معنے :-

بسے ——— بہت ۔ بے شمار
گشتہ شد ——— ہلاک ہو گئے
زمیں گشت ——— زمیں ہو گئی
سر و پائے انبوہ ——— سروں اور پیروں کے ڈھیر
ترنگار ——— تیر چلنے کی آواز
ہاؤ ہو ——— شور و غل

تشریح :-

گورو مہاراج نے ان اشعار میں جنگ کا منظر بیان کیا ہے۔ ذرا جوش و خروش ملاحظہ فرمایئے۔

Taj Tahir Foundation

۴۲۱ بہت بڑھ گیا زخمیوں کا شمار — اِدھر بھی قطار اور اُدھر بھی قطار

۴۲۲ نظر آئے ہر سمت لاشوں کے ڈھیر — لہو میں نہائے ہیں بہت سے دلیر

۴۲۳ اُٹھی درد سے فوجیوں کی پُکار — فلک اُن کے غم میں ہُوا سوگوار

۴۲۴ برستے رہے تیر کچھ اس طرح — چلی رن میں شمشیر کچھ اس طرح

۴۲۵ کہ ساری زمیں ہو گئی لالہ رنگ — بَہا زخمیوں کا لہو بے درنگ

۴۲۶ زمیں میں پڑے تھے دھڑ اور سر اِس قدر — کہ کھا کھا کے تھکتے نہ تھے جانور

۴۲۷ کہیں ہاتھ تھے اور بازو کہیں — سَر و دوش پہلو بہ پہلو کہیں

۴۲۸ کہیں نیم جانوں کے اَنبار تھے — کہیں سینکڑوں سینہ افگار تھے

۴۲۹ برسنے لگا بادلوں سے لہو — فضاؤں سے پیدا ہوئی ہاؤ ہو

۴۳۰ چلائے گئے بان اس زور سے — قیامت کے فِتنے بھی نالاں ہوئے

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار:-

(۶۳) دگر شورشِ کیبرِ کینہ کوش ‏ ‏ ز مردانِ مرداں بروں رفت ہوش

(۶۴) ہم آخر چہ مردی کند کارزار ‏ ‏ کہ بر چہل تن آیدش بے شمار

(۶۵) چراغِ جہاں چوں شُد برقع پوش ‏ ‏ شہِ شب برآمد ہمہ جلوہ جوش

(۶۶) ہر آں کس بقولِ خدا آیدش ‏ ‏ کہ یزداں برو رہنما آیدش

معنے:-

شورش ———— شور و غل

چراغِ جہاں ———— سورج

کیبر ———— تیر انداز

بقولِ خدا ———— پکّا وعدہ

شہِ شب ———— چاند

مردانِ مرداں ———— بہادر لوگ

بروں رفت ———— باہر چلی گئی

تشریح:-

جنگ میں تیروں کے چلنے سے وہ شور پیدا ہوا کہ دلیروں اور بہادروں کے بھی ہوش اُڑ گئے۔

۴۳۱ یہ وہ حشر تھا جس کی آواز نے — حواس اہلِ دانش کے گُم کر دیئے

۴۳۲ مگر اُس لڑائی کا انجام کیا؟ — ہلاکت شعاری کا انعام کیا؟

۴۳۳ یہ لشکر یہ فتنے یہ شر خفیف — کریں حملہ چالیس پر حیف حیف

۴۳۴ مگر فخر ہے مجھ کو اس بات پر — کہ ہے میر امرت کا سب پر اثر

۴۳۵ گئے صرف چالیس شیراں پر — بلا اُن کے ٹوٹے تری فوج پر

۴۳۶ وہ دن بھر لہو اپنا دیتے رہے — وہ دشمن سے بھی داد لیتے رہے

۴۳۷ نگاہیں بھی کرتی تھیں اُن کا طواف — ہواؤں کو عظمت کا تھا اعتراف

۴۳۸ ہُوا ختم جب دن تو رات آگئی — تھی اُن پر فدا چاند کی چاندنی

۴۳۹ مری فوج آخر ہوئی سُرخرو — گریزاں ہوئے مار کھا کر عدو

۴۴۰ وفادار جو قولِ صادق کا ہو — خدا آتا ہے اُس کی امداد کو

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار:-

(۶۷) نہ پیچیدہ مُوئے نہ رنجیدہ تن　　کہ بیروں خود آورد دشمن شکن

(۶۸) نہ دانم کہ ایں مرد پیماں شکن　　کہ دولت پرست است و ایماں شکن

(۶۹) نہ ایماں پرستی نہ اوضاعِ دیں　　نہ صاحب شناسی نہ محکم یقیں

Taj Tahir Foundation

معنے:-

نہ پیچیدہ ہوئے ———— بال بیکا نہ ہُوا
نہ رنجیدہ تن ———— نہ جسم کو تکلیف پہنچی
اوضاعِ دیں ———— مذہب کو سمجھنے کا طریق
صاحب شناسی ———— خدا شناسی
محکم یقیں ———— پختہ ایماں

تشریح:-

"میں نہ جانتا تھا کہ اورنگ زیب لالچی - وعدہ شکن - بے ایمان اور بے مذہب شخص ہے - مگر اس کے باوجود ہم میدانِ جنگ میں لڑے اور صحیح سلامت بچ کر نکل آئے۔"

اس شعر میں گورو مہاراج نے چمکور سے اپنے صحیح و سلامت نکل آنے کا ذکر کیا ہے وہ

۴۴۱ قسم تو نے کھائی تھی قرآن کی — وہ اک آزمائش تھی ایمان کی

۴۴۲ اِدھر ہم نے بھی قولِ قرآن کا — خلوصِ دلی سے بھروسہ کیا

۴۴۳ نتیجہ ہوا یہ کہ ہم زندہ ہیں — صداقت کے میداں میں پائندہ ہیں

۴۴۴ نہ تجھ سے مِرا بال بیکا ہوا — نہ نقصان میری خودی کا ہوا

۴۴۵ مِرے واہگورو نے بچایا مجھے — مصیبت سے گویا چھڑایا مجھے

۴۴۶ نہ تھی مجھ کو معلوم تیری یہ خو — کہ اپنی قسم کو بھی توڑے گا تو

۴۴۷ یہ دولت کا لالچ یہ مکر و ریا — ٹھکانا کہاں تیرے ایمان کا

۴۴۸ تو ثابت ہوا آج باطل پرست — اِسی واسطے تو نے کھائی شکست

۴۴۹ نہیں تجھ میں ذرہ بھی ایمان کا — نہیں وصف کوئی بھی انسان کا

۴۵۰ تو مذہب کو پہچانتا ہی نہیں — خدا کیا ہے یہ جانتا ہی نہیں

Taj Tahir Foundation

گرو مہاراج کے اشعار :-

(۴۰) ہر آں کس کہ ایماں پرستی کند ۔۔۔ نہ پیمانِ خود پیش و پستی کند

(۴۱) من ایں مرد را اعتبارے نہ ایست ۔۔۔ چہ قرآں قسم ایست یزداں یکے ایست

(۴۲) بہ قرآں قسم صد کند اختیار ۔۔۔ مرا قطرہ ناید ازو اعتبار

(۴۳) اگر چہ ترا اعتبار آمدے ۔۔۔ کمر بستہِ پیشوار آمدے

(۴۴) کہ فرض است بر سر ترا ایں سخن ۔۔۔ کہ قولِ خدا و قسم ایں بہ من

معنے :-

پیش و پستی ____________ پس و پیش کرنا
قطرہ ____________ ذرا بھی
ناید ____________ نہیں آتا
پیشوار ____________ آگے آگے چلنے والوں کی فوج
قسم ایں بہ من ____________ مجھ سے کی ہوئی قسم

تشریح :-

اے اورنگ زیب! جو شخص پختہ ایمان والا ہے وہ وعدہ شکنی نہیں کرتا! اسلئے مجھے تجھ پر اعتبار نہیں کہ تو نے خدا کیساتھ بھی دھوکہ کیا - اگر تجھے بھی اپنی قسم پر اعتبار ہوتا تو سیدھا میرے پاس آجاتا اور اپنی غلطی مان لیتا - تو نے جو قسم کھائی تھی اُسے نبھانا تیرا فرض ہے -

۴۵۱ نہ ایمانِ کامل۔ نہ محکم یقیں | اِسی سے ہے ظاہر تُو انساں نہیں

۴۵۲ جسے حاصلِ ایماں کی ہو پختگی | وُہ ٹلتا نہیں بات کہہ کر کبھی

۴۵۳ مجھے تجھ پر آتا نہیں اعتبار | تو قرآں کی کھائے قسمیں ہزار

۴۵۴ اگر تجھ کو قرآں پہ ہوتا یقیں | نہ رہتا ترے دِل میں کینہ مکیں

۴۵۵ جو تھا قول اُس پر کمر باندھتا | مُلاقات کرتا یہاں برملا

۴۵۶ مرے سامنے جو قسم کھائی تھی | ترے فوجدار ہوئے قرآن کی

۴۵۷ رہا اُس قسم کا تجھے کچھ نہ پاس | کیا اُس نے اُلٹا تجھے بدحواس

۴۵۸ وہ قرآں نوازی وہ حکمِ خدا | وہ پاسِ شرافت۔ وہ رسمِ وفا

۴۵۹ ترے دوش پر بارِ اِن سب کا ہے | بجز اس کے ایماں نہیں کوئی شے

۴۶۰ مگر نامرادی کا ہے تو شکار | ذلالت کا ہے تیرے رُخ پر غبار

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۷۵) اگر حضرت خود ستادہ شود — بجان و دلے کار واضح بود

(۷۶) شمارا کہ فرض است کارے کنی — بموجب نوشتہ شمارے کنی

(۷۷) نوشتہ رسید و بگفتہ زباں — بباید کہ کارے بہ راحت رساں

معنے :-

ستادہ شود ———— آؤ کھڑے ہو جاؤ

بموجب نوشتہ ———— تحریر کے مطابق

شمارے کنی ———— حساب کرے

نوشتہ رسید ———— تمہارا پیغام ملا

بگفتہ زبان ———— تمہارے ایلچی سے زبانی بات چیت

تشریح :-

اگر تم خود میرے سامنے آؤ۔ تو میں سب بات تم پر واضح کر دوں۔ تمہارا فرض ہے کہ اپنی تحریر کے مطابق عمل کرو۔ تمہاری تازہ تحریر تیرے ایلچی نے مجھے دے دی ہے اور میرے ساتھ زبانی بات چیت بھی کی ہے۔

Taj Tahir Foundation

۴۶۱ اگر مجھ سے تیری ملاقات ہو — اگر اک جگہ بیٹھ کر بات ہو

۴۶۲ دلائل سے میں تجھ پہ واضح کروں — گناہوں کی الزام تجھ پر دھروں

۴۶۳ میں ثابت کروں تو ہے پیماں شکن — صداقت سے خالی ہے تیرا سخن

۴۶۴ فریبی ہے تیرا ہر اک فوجدار — نہیں ایک بھی قابلِ اعتبار

۴۶۵ ترا فرض تفتیش کرنا ہے اب — کیا فوجداروں نے کیوں یہ غضب

۴۶۶ قسم جو اٹھائی تھی کیوں توڑ دی — ہوئی بعد ازاں کیوں یہ لشکر کشی

۴۶۷ نظر ان کے اعمالناموں پہ ڈال — جو لکھ کر دیا اس کی عزت سنبھال

۴۶۸ مرے پاس آیا تھا اک ایلچی — اُسی نے تری ایک تحریر دی

۴۶۹ زبانی بھی پیغام لایا تھا وہ — ارادہ یہی لیکے آیا تھا وہ

۴۷۰ وہ قرآن کا نام لیتا تھا پھر — فریب اس طرح مجھکو دیتا تھا پھر

Taj Tahir Foundation

محمود بہاملج کے اشعار:-

(۷۸) ہموں مرد باید۔ شود دِیدہ وَر

نہ شکمے دِگر۔ دَر دہانے دگر

(۷۹) چہ قاضی مراگفت بیروں نہ ام

اگر راستی خود بیادی قدم

معنے:-

ہموں	اس طرح
شکمے دگر	دِل میں کچھ اور
دیدہ ور	دیکھ بھال کر بات کرے
دہانے دیگر	زباں پر کچھ اور
بیروں نہ ام	اِس سے باہر نہیں ہوں
بیادی قدم	اپنے آپ آ جائے

تشریح:-

تیرے ایلچی نے جو پیغام مجھے دیا میں اِس سے باہر نہیں ہوں۔ لیکن تجھے بھی چاہیئے۔ کہ اگر تو سچائی پر ہے تو خود چل کر میرے پاس آ۔ انسان کو دیکھ کر صاف گوئی سے کام لینا چاہیئے دِل میں کچھ اور اور زبان پر کچھ اور۔ یہ بات اچھی نہیں۔

Taj Tahir Foundation

۴۷۱۔ یقیں میں نے ہر بات پر کر لیا — سمجھ کر تجھے آدمی باصفا

۴۷۲۔ ترا بھی تھا فرض اس پہ کرتا عمل — مگر تیرے ایماں میں تھا خلل

۴۷۳۔ مگر نا شریفوں کا شیوہ نہیں — یہ مکر و ریا تجھ کو زیبا نہیں

۴۷۴۔ نہیں ہے یہ انساں کا شائستہ طور — زباں پر ہو کچھ اور دل میں کچھ اور

۴۷۵۔ مجھے تیرے قاضی نے جو کچھ کہا — میں اُس پہ دل و جاں سے قائم رہا

۴۷۶۔ اگر تو بھی ہے اُس پہ ثابت قدم — تو آ فیصلہ کر لیں آپس میں ہم

۴۷۷۔ اگر راستی کا ہے پابند تو — اگر ہے وفا پر رضامند تو

۴۷۸۔ شرارت اگر تجھ پہ طاری نہیں — اگر عقل و دانش سے عاری نہیں

۴۷۹۔ اگر چشمِ باطن میں ہے روشنی — نہیں ہے خرد سے اگر دشمنی

۴۸۰۔ تو اُن فوجداروں کو دے سزا — جنھوں نے مرے ساتھ دھوکا کیا

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار:-

(٨٠) چو آں قولِ قرآں بیاید ترا — رسانم ہماں را بہ نزدِ شما

(٨١) چو تشریف در قصبہ کانگڑ کند — وزاں پس ملاقات باہم شود

(٨٢) نہ ذرّہ دریں راہ خطرہ تراست — ہمہ قومِ بیراڑ حکمِ مراست

معنے:-

آں قولِ قرآں ——— وہ تحریر

رسانم ——— پہنچا دوں

کانگڑ ——— روپڑ کے علاقہ میں اِک قصبہ

وزاں پس ——— اس کے بعد

ذرّہ خطرہ ——— تھوڑا سا خطرہ بھی

حکمِ مراست ——— ہمارے تابع ہے۔ ماتحت ہے

تشریح:-

اگر تو چاہے تو میں وہ تحریر تمہیں بھیج دوں۔ جو تیرے وجد (دادا) نے لکھ کر مجھے دی تھی۔ مناسب ہے کہ قصبہ کانگڑ میں تو آئے۔ تاکہ ہم دونوں کی ملاقات ہو جائے۔ اس علاقہ میں رہنے والی قوم براڑ سب کی سب میرے ساتھ ہے۔ "ظفرنامہ" گورو مہاراج نے اسی قصبہ سے اورنگزیب کو ارسال کیا تھا۔

۴۸۱ وہ تحریر اگر دیکھنا چاہے تُو — بر آئے گی یہ بھی تری آرزو

۴۸۲ ترے پاس میں بھیجوں گا اُسے — لکھا ہے جو اس میں وہ خود دیکھ لے

۴۸۳ اگر قصبہ کانگڑہ میں آ جائے تُو — تو آپس میں بھی ہو سکے گفتگو

۴۸۴ اسی سرزمیں میں ہے میرا قیام — یہیں لکھ رہا ہوں یہ خط یہ پیام

۴۸۵ یہیں ہم نے ڈیرے ہیں ڈالے ہوئے — یہیں تیغ کو ہیں سنبھالے ہوئے

۴۸۶ نہ پنجاب کی سمت آنے سے ڈر — چلا آ ملاقات کو بے خطر

۴۸۷ یہاں قوم بیراڑ آباد ہے — ہماری اطاعت میں وہ دلشاد ہے

۴۸۸ ضرر کچھ نہ پہنچائے گی وہ تجھے — عبث دل میں پیدا نہ کر وسوسے

۴۸۹ ہے ملنے میں مجھ سے بھلائی تری — مٹے گی اسی سے برائی تری

۴۹۰ یہاں اپنی تحریر بھی دیکھ لے — ندامت کی تصویر بھی دیکھ لے

Taj Tahir Foundation

گرُو مہاراج کے اشعار :-

(۸۳) بیا تا سُخن خود زبانی کنیم

برُوئے شما مہربانی کنیم

(۸۴) یکے اسپ شائستہ یک ہزار

بیا تا بگیری بہ من ایں دیار

Taj Tahir Foundation

معنے :-

سخن خود زبانی کنیم	زبانی بات چیت کریں
بروئے شما	تم پر
اسپ	گھوڑا
بگیری	تو حاصل کرے
بمن	مجھ سے

تشریح :-

اے اورنگ زیب! تو یہاں قصبہ کانگڑ میں آ کہ ہم تم پر مہربانی کر کے بات چیت کریں۔ میرے پاس ایک ہزار میں سے چنا ہوا ایک گھوڑا ہے۔ میں اسے کھلا چھوڑے دیتا ہوں۔ تم میں ہمت ہے تو اسے پکڑ تاکہ میں تجھ سے جنگ کروں۔ — اس شعر میں گورو صاحب نے پرانے ہندوستان کی مشہور رسم اشومیدھ یگ کی طرف اشارہ کیا ہے۔

۴۹۱ یہاں آ کہ باتیں زبانی کریں — ترے حال پر مہربانی کریں

۴۹۲ سکھاؤں تجھے کچھ لڑائی کے گُر — بتاؤں نبرد آزمائی کے گُر

۴۹۳ ملے تجھ کو مکر و ریا کا مزا — ملے تیرے سرکشوں کو سزا

۴۹۴ مرے پاس گھوڑا ہے اک لاجواب — ہزاروں میں شائستہ و انتخاب

۴۹۵ کھلا چھوڑ دیتا ہوں اک بار اسے — نہ پکڑیں گے تیرے طرفدار اسے

۴۹۶ یہ گھوڑا گرفتار جس نے کیا — میں سمجھوں گا دشمن وہی ہے مرا

۴۹۷ ترے ہاتھ اگر اسکی جانب بڑھے — اگر اس کو پکڑا تری فوج نے

۴۹۸ تو سمجھوں گا میں اس کا مطلب یہی — نتیجہ نکالوں گا بس اب یہی

۴۹۹ کہ تیار ہے مجھ سے لڑنے کو تو — یقیناً ہے فطرت تری جنگجو

۵۰۰ تو پنجاب کو چھیننے کے لئے — لڑا چاہتا ہے مری فوج سے

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار:-

(۸۵) اگر تو بہ یزداں پرستی کنی
بکارِ مرا ایں نہ سستی کنی

معنے:-

بکارِ مرا ———— میرے نام میں
یزداں پرستی ———— خدا کو سمجھنا

تشریح:-

تجھے چاہیئے کہ خدا سے خوف کھائے۔ اُس کے حکم پر عمل کرے۔

Taj Tahir Foundation

۵۰۱ مگر تجھ کو دیتا ہوں میں یہ پیام — کہ تیاریاں کر بصد اہتمام

۵۰۲ پکڑ میرے گھوڑے کو آ سامنے — مقابل میں ڈیرے جما سامنے

۵۰۳ ہے منظور ہر شرط مجھ کو تری — جو تجویز تو مان لے یہ مری

۵۰۴ تو اِس کام میں اب تساہل نہ کر — اگر زعم ہے اپنی انگشت پر

۵۰۵ پکڑ میرے گھوڑے کو اِک بار تو — رہا کرنے سے بھی کر انکار تو

۵۰۶ بڑا تیرا احسان جانوں گا یہ — بہت تو بہادر ہے مانوں گا یہ

۵۰۷ تعلق خدا سے اگر ہے تجھے — گریزاں نہ ہو تو پھر اِس شرط سے

۵۰۸ یہ دعوت مری دعوتِ عام ہے — یہی لڑنے والے کا پیغام ہے

۵۰۹ لڑائی کے ارماں ہیں جو نکال — دکھا اِک زمانے کو اپنا کمال

۵۱۰ تجھے حوصلہ ہے تو آ اس طرف — بلاتی ہے تجھ کو قضا اِس طرف

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار:۔

(٨٦) بباید کہ یزداں شناسی کُنی
نہ گُفتہ کساں کس خراشی کُنی

معنے:۔

بباید	تجھے چاہیئے
یزداں شناسی	خُدا کو سمجھنا
گُفتہ کساں	کسی کے کہنے پر
کس خراشی	کسی کو تکلیف دینا

تشریح:۔

اگر تُو خُدا کا بندہ ہے۔ خُدا کو مانتا ہے۔ تو بس اپنے سرداروں کے کہنے پر دعا یا کو نہ ستا۔ کسی پہ ظلم و ستم نہ کر۔

Taj Tahir Foundation

۵۱۱۔ اگر تو خُدا کا پرستار ہے — اگر زندگی تجھ کو درکار ہے

۵۱۲۔ تو اس کام میں اب نہ تاخیر کر — مجھے آزمانے کی تدبیر کر

۵۱۳۔ خُدا کو سمجھ اُس کے نزدیک جا — نہ حق ناشناسوں کے بھرّے میں آ

۵۱۴۔ نہ کر اس طرح مردُم آزاریاں — روا کب ہیں ایسی ستم گاریاں

۵۱۵۔ سمجھتا ہے تو خود کو مسند نشیں — سمجھتا ہے دُنیا کو زیرِ نگیں

۵۱۶۔ تُو نازاں ہے مسند پہ بیٹھا ہوا — کسی کی نہیں تجھ کو پروا ذرا

۵۱۷۔ یہ شیوہ تو انصاف سے دُور ہے — فرشتوں کے اوصاف سے دُور ہے

۵۱۸۔ نگہبان بن بن کے اسلام کا — خود اسلام سے تُو نے دھوکا کیا

۵۱۹۔ چلائی ہے تلوار اُس کے لئے — ہوا ہے دلِ آزار اُس کے لئے

۵۲۰۔ یہ فطرت تری اے نگہبانِ دیں؟ — تجھے اس پہ کیوں شرم آتی نہیں

Taj Tahir Foundation

گوُرو مہاراج کے اشعار :-

٨٧- عجب است انصاف دین پروری | کہ حیف است صد حیف ایں سروری

٨٨- عجب ایں عجب است فتوائے شما | بجز راستی حرف گفتن خطا

٨٩- مزن تیغ بر خونِ کس بے دریغ | ترا نیز خوں چرخ ریزد بہ تیغ

٩٠- تو غافل مشو مردِ یزداں شناس | کہ او بے نیاز است از ہر سپاس

٩١- کہ او بے محابست شاہانِ شاہ | زمین و زماں سچّائے پاتشاہ

Taj Tahir Foundation

معنے :-

دین پروری ———— دھرم کی پالنا کرنا
سروری ———— حکومت کرنا
حرف گفتن ———— بات کرنا
مزن تیغ بر خونِ کس ———— کسی کا خون نہ گرا
چرخ ———— آسمان

تشریح :-

تو دین پروری اور انصاف کا دعوے کرتا ہے۔ مگر حیف ہے تجھ پر کہ تو جھوٹ بولتا ہے۔ بلاوجہ کسی کا خون نہ گرا۔ ورنہ تیرا بھی خون گرایا جائے گا۔ تو غافل نہ ہو۔ اُسی ہی سچّا پاتشاہ ہے تو اپنی جھوٹی بادشاہی پر غرور نہ کر۔

٥٢١ کوئی قول دے کر مکرنا گناہ — بجز راستی بات کرنا گناہ

٥٢٢ چلا لے کسوں پر نہ تیغِ جفا — غریبوں کے نالے ہیں برقِ بلا

٥٢٣ یہی تیغ تجھ کو بھی کھا جائیگی — قیامت ترے سر پہ آ جائے گی

٥٢٤ خدا سے ڈر اس کی خدائی سے ڈر — زمانے کی نا آشنائی سے ڈر

٥٢٥ خدا کی بڑائی سے غافل نہ ہو — کسی وقت گم کردہ منزل نہ ہو

٥٢٦ خموش اس کی لاٹھی خموش اسکا قہر — خموش اس کے طوفان کی ہر ایک لہر

٥٢٧ حساب اس کی عظمت کا ہوتا نہیں — شمار اس کی رحمت کا ہوتا نہیں

٥٢٨ وہ ہے بادشاہوں کا بھی بادشاہ — وہی ہے ہماری بھی پشت و پناہ

٥٢٩ دو عالم اسی کے ہیں زیرِ نگاہ — وہی اپنے بندوں کا ہے خیر خواہ

٥٣٠ پہنچائی کی منزل کا ہے وہ نشاں — پہنچائی سے ہو اسکی جانب رواں

Tahir Foundation

گورُو مہاراج کے اشعار:-

(۹۲) خداوند ایزد زمین و زماں — کُند راست ہر کس مکین و مکاں

(۹۳) ہم از پیر مورے ہم از پیل تن — کہ عاجز نواز است و غافل شکن

(۹۴) کہ اورا چرا اسم است عاجز نواز — کہ از ہر سپاس است او بے نواز

(۹۵) کہ او بے نگوں است او بے چگوں — کہ او رہنما است و او رہنموں

(۹۶) بہ قرآں قسم فرض بر سر ترا — رساں کار خوبی بگفتہ شما

(۹۷) بباید تو دانش پرستی کُنی — بکارے چرا چیرہ دستی کُنی

معنے:-

پیر مورے ——— چیونٹی

پیل تن ——— ہاتھی

غافل شکن ——— دشمن کو مارنے والا

بکارے ——— کسی کام میں

چیرہ دستی ——— ظلم

تشریح:-

اِن اشعار میں گورُو صاحب نے اورنگ زیب کو خُدا کا خوف دلا کر کہا ہے۔ کہ وہ ظلم نہ کرے رعایا پر۔ خدا چیونٹی کو بھی کھانے کو دیتا ہے۔

Taj Tahir Foundation

وہ مور و ملخ کا نگہباں ہے — وہی زندگی ہے وہی جان ہے

ہر اک پیل تن کا ہے روزی رساں — وہی تو ہے رزاقِ پیر و جواں

وہ عاجز نوازی میں مشہور ہے — اُسے پرورش سب کی منظور ہے

سمجھتے ہیں جو اُس کو عاجز نواز — نیاز اُن سے رکھتا ہے وہ بے نیاز

جنہیں اُس کے انصاف کا ڈر نہیں — جنہیں حق پرستی میسر نہیں

اُنہیں ختم کر دینے والا ہے وہ — تری شان و شوکت سے بالا ہے وہ

وہ بے چون ہے بے مثل و بے رنگ ہے — یہاں پائے ادراک بھی دنگ ہے

اُسے یاد کر جور سے باز آ — نہ دیں گے ترا ساتھ مکر و ریا

قسم جو اُٹھائی تھی قرآن کی — وہ اک آزمائش ہے ایمان کی

تو دانش پرستی سے ڈرتا ہے کیوں؟ — تشدد رعایا پہ کرتا ہے کیوں؟

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۹۸) چہ ہا شُد کہ چُوں بچگاں کُشت چار
کہ باقی بماند پیچیدہ مار!

معنے :-

چہ ہا شُد	کیا ہُوا
بچگاں کُشت چار	چار بچے ہلاک کر دیئے
پیچیدہ مار	بَل کھا کر ڈسنے والا سانپ
چہ مردی؟	کیا بہادری ہے؟

تشریح :-

"کیا ہُوا جو تُو نے میرے چار بچے ہلاک کر دیئے۔ ابھی میرے لاکھوں بچے زِندہ ہیں۔ (خالصہ پنتھ کی طرف اِشارہ ہے) جو تجھے ڈسنے والے سانپ ہیں۔"

۵۴۱۔ ستمگر جفا پیشہ و سنگدل — ریاکار و خود مطلب و تنگ دل

۵۴۲ تعصب سے آلودہ تیرا ضمیر — بھرا ہے کدورت سے تیرا ضمیر

۵۴۳ نہ کچھ تجھ کو احساسِ آئینِ جنگ — نہ کچھ پاسِ تقدیسِ ناموس و ننگ

۵۴۴ نہ بچوں کی معصومیت کا خیال — کیے قتل تو نے مرے نونہال

۵۴۵ یہ پیکر اگر وہ چُنوائے دیوار میں — نمونہ تھے جو اپنے ایثار میں

۵۴۶ نہ تیرے ستم پر ہوئے سرنگوں — نہ غالب ہوا اُن پہ تیرا جنوں

۵۴۷ مسلمان بننے سے منکر رہے — کیے جو تشدد وہ ہنس کر سہے

۵۴۸ لڑائی میں دو اور بچوں نے بھی — ترے جور سے جان قربان کی

۵۴۹ شہیدوں کا خوں اُنکی رگ رگ میں تھا — سکوں اس شہادت سے اُن کو ملا

۵۵۰ مجھے فخر اُن کی شہادت پہ ہے — بہت ناز اُن کی فضیلت پہ ہے

Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۹۹) چہ مردی کہ اخگر خموشاں کنی — کہ آتش دماں را بدوشاں کنی

(۱۰۰) چہ خوش گفت فردوسی خوش بیاں — شتابی بود کارِ آہرمناں

(۱۰۱) کہ دربارگاہت من آیم شما — وزاں روز باشی تو شاہد ہماں

معنے :-

فردوسی	ایراں کا ایک شاعر
چہ مردی	کیا بہادری ہے
اخگر	چنگاریاں
خموشاں کنی	بجھانا
آتش دماں	جلنے والے انگارے
بدوشاں	اُچھالنا کندھوں تک
آہرمناں	شیطان
بارگاہت	تیرے پاس
شاہد	جان جائے گا

تشریح :-

فردوسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ :- شیطان کا خاتمہ بہت جلد ہو جاتا ہے۔ اگر میں تیرے پاس آؤں تو سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔

Taj Tahir Foundation

۵۵۱ یہی خون ہے مایۂ دارِ ثبات / یہیں سے نکلتا ہے آبِ حیات

۵۵۲ شہیدوں کو جامِ شہادت مِلا / جبیں کو مقامِ عبادت مِلا

۵۵۳ ہُوا کیا اگر چار بچّے مَرے / ترے جَورِ بے جا سے مارے گئے

۵۵۴ مجھے اُن کے مرنے کا کچھ غم نہیں / مرا دیدۂ صبر پُر نم نہیں

۵۵۵ ہے فوجِ ظفر موج جتنی یہاں / یہاں جس قدر بھی ہیں سکھ نوجواں

۵۵۶ یہ خونخوار ہیں ڈسنے والے ہیں سانپ / ترے ہی لئے تو یہ پالے ہیں سانپ

۵۵۷ تری موت ہیں یہ بھجنگی مرے / سمجھ اُن کو جذباتِ جنگی مرے

۵۵۸ الگ کر سکا مجھ سے تُو صرف چار / ابھی تو ہیں باقی ہزاروں ہزار

۵۵۹ تری سلطنت کو یہ کھا جائیں گے / نشاں تک بھی تیرا مٹا جائیں گے

۵۶۰ ترا خاتمہ آ گیا ہے قریب / اسے کان دَھر کے سُن اے بدنصیب

Tahir Foundation

گورُو مہاراج کے اشعار :-

(۱۰۲) دِگر نہ تو ایں ہم فراموش کُند | تُرا ہم فراموش یزداں کُند
(۱۰۳) اگر کارِ ایں بر تو بستی کمر | خُداوند باشد تُرا بہرہ ور
(۱۰۴) کہ ایں کارِ نیک است و دِین پروری | چو یزداں شناسی بجاں برتری
(۱۰۵) تُرا من نہ دانم کہ یزداں شناس | برآمد زِ تو کارہا دِلخراش

معنے :-

فراموش کُند ———— اگر تُو بھول جائے گا
برآمد زِ تو ———— تُو کرتا ہے
دِلخراش ———— دِل کو چیرنے والا

تشریح :-

اے اورنگ زیب! اگر تُو میری بات نہیں مانے گا۔ تو خُدا تمہیں معاف نہیں کرے گا
اگر تُو نیک کام کو سرانجام دے گا۔ تو اپنے لئے بہتری پیدا کرے گا۔

Taj Tahir Foundation

۵۶۱- کہاں کی یہ مردانگی ہے کہ تو — ہُوا ایسے نابالغوں کا عدو

۵۶۲- مگر ہیں یہ نیچے وہ چنگاریاں — کریں گی جو مر کر شرر باریاں

۵۶۳- نہ کر اخگروں کو خموش اس طرح — کبھی سرد ہوتا ہے جوش اس طرح؟

۵۶۴- ہوئی اب یہ آتش بہت شعلہ زن — جلا دیگی دم بھر میں تیرا چمن

۵۶۵- دباتا ہے تو جس قدر بھی اسے — بھڑکتی ہی اتنی ہی یہ زور سے

۵۶۶- دبائے سے کیونکر دبے گی یہ آگ — اسے بھی تو ہے تیری فطرت سے لاگ

۵۶۷- ٹھہر! عاقبت پر ذرا غور کر — یہ شیطانیاں ترک فی الفور کر

۵۶۸- بہت جلد مٹتا ہے مفسد کا نام — یہ لکھتے ہیں فردوسیٔ خوش کلام

۵۶۹- اگر میں ترے پاس آؤں کبھی — رموزِ حقیقت بتاؤں کبھی

۵۷۰- تو کھل جائیں دم بھر میں آنکھیں تری — میسر ہو تجھ کو نئی روشنی

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار:-

(۱۰۶) شناسد ہمیں تو بہ یزداں کریم — نہ خواہد ہمیں تو بدولت عظیم

(۱۰۷) اگر صد بہ قرآن بخوردی قسم — مرا اعتبارے نہ یک ذرہ دم

(۱۰۸) خوشت شاہ شاہاں اورنگ زیب — کہ چالاک دست است چابک رکیب

معنے:-

شناسد ———— پہچانتا ہے
بدولت عظیم ———— بڑی سلطنت
خوشت ———— تُو خوش ہے کہ تیرا نام اورنگ زیب ہے
چابک رکیب ———— چالاک سوار

تشریح:-

خدا تجھے خوب پہچانتا ہے۔ اسی لئے وہ نہیں چاہتا کہ تُو اس بڑی سلطنت کا مالک بنا رہے۔ تُو صدہا قسمیں کھا قرآن کی۔ مگر مجھے قطعاً اعتبار نہیں آتا۔ تُو چالاک اور سفاک ہے۔ اپنے اورنگ زیب نام پر خوش نہ ہو!

Taj Tahir Foundation

۵۷۱۔ یہ ہیں بے بہا زندگی کے رموز — جنہیں تو سمجھتا نہیں ہے ہنوز

۵۷۲۔ عمل میں تو لے آئے انکو اگر — تو ہو جائے اخلاص سے بہرہ ور

۵۷۳۔ فراموش اگر تو انہیں کر گیا — سمجھ لے کہ زندہ نہیں مر گیا

۵۷۴۔ جھکا اپنا سر بن کے ایماندار — بڑھا اس طرح زندگی کا وقار

۵۷۵۔ یہ جور و ستم چھوڑ انصاف کر! — بھروسہ نہ رکھ تخت پر تاج پر

۵۷۶۔ تعصب نہ ہو محض تیرا شعار — ہدایت کرے تجھ کو پروردگار

۵۷۷۔ قسم تو نے قرآن کی کھائی تھی — یقیں اس پہ مجھ کو نہیں ہے ابھی

۵۷۸۔ نہ جب تک مجھے اعتبار آئیگا — قلم تیرے وعدوں کو ٹھکرائیگا

۵۷۹۔ تو خوش ہے کہ ہے نام اورنگ زیب — نہیں ہے مگر تجھ میں صبر و شکیب

۵۸۰۔ تجھے کھا گئیں تیری چالاکیاں — ہوسناکیاں اور سفاکیاں

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۹) کہ حسن الجمال است و روشن ضمیر ۔۔۔ خداوندِ ملک است و صاحب امیر

(۱۰) بہ ترتیب دانش ۔ بہ تدبیر تیغ ۔۔۔ خداوندِ دیگ و خداوندِ تیغ

(۱۱) کہ روشن ضمیر است و حسن الجمال ۔۔۔ خداوندِ بخشندۂ ملک و مال

(۱۲) کہ بخشش کبیر است در جنگِ کوہ ۔۔۔ ملائکِ صفت چو ثریا شکوہ

معنے :-

خداوند ملک ———— ایشور

بخشندہ ملک و مال ———— سب کچھ دینے والا

کبیر ———— بڑی

کوہ ———— پہاڑ

تشریح :-

ایشور ہر چیز کا مالک ہے ۔ اس کی بخشش سے میرے بازوؤں میں طاقت آئی ہے اس نے مجھے تلوار دی ہے اور اسی نے مجھے توفیق بخشی ہے کہ میں نے کوہ ہمالیہ کے دامن میں اپنی فوج تیار کر لی ہے میرے فوجی سپاہی فرشتوں کی سی خصلت رکھتے ہیں ۔ اور ان کی شان و شوکت آسمان کے تاروں سے بھی اونچی ہے ۔

۵۸۱- بھروسا ہے صرف اِک خُدا پر مجھے — اُسی کی نگاہِ سخا پر مجھے

۵۸۲- اُسی کی عنایت سے طاقت مِلی — اُسی کے کرم سے وجاہت مِلی

۵۸۳- اُسی نے یہ بخشے ہیں عقل و شعور — اِنہیں سے تِرا میں نے توڑا غرور

۵۸۴- اُسی نے دِیا دستِ تیغ آزما — سر اُونچا ہُوا جس سے پنجاب کا

۵۸۵- خُدا دیگ کا وہ خُدا تیغ کا — اُسی سے یہ ہے سلسلہ تیغ کا

۵۸۶- یہ تدبیر اُسی نے سِکھائی مجھے — اُسی نے یہ بخشی بڑائی مجھے

۵۸۷- اُلٹ دُوں تِرا تختۂ جور و جبر — بنا ڈالوں تیری حکومت کی قبر

۵۸۸- مِرے بازوؤں میں اُسی کا ہے بل — پڑا جس سے تیری صفوں میں خلل

۵۸۹- بنائی پہاڑی عِلاقہ میں فوج — سپاہی ہر اِک بحرِ طوفاں کی موج

۵۹۰- فرشتوں کی مانند رحمت پسند — ثریّا سے بھی اُن کی شوکت بلند

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۱۱۳) شہنشاہِ اورنگ زیبِ لعین — زِ دارائی دور است و دور است دین

(۱۱۴) منم کُشتہ ام کوہیاں پُر فتن — کہ آں بُت پرستند و مَن بُت شکن

(۱۱۵) ببیں گردشِ بیوفائے زماں — پسِ پُشت اُفتد رساند زیاں

معنی :-

لعین ——— لعنتی ۔ جس پر لعنت بھیجی جائے

دارائی ——— اِنصاف

کُشتہ اَم ——— مَیں نے ہلاک کئے

کوہیاں ——— پہاڑی راجے ۔ کوہی بمراد کوہ کا رہنے والا

پُر فتن ——— فِتنے بپا کرنے والا

پسِ پُشت ——— پیچھے سے ۔

تشریح :-

لعنتی اورنگ زیب اِنصاف سے دُور ہے ۔ مذہب سے بھی دُور ہے ۔ مَیں نے فِتنہ انگیز پہاڑی راجوں سے لڑائی کر کے انہیں ہلاک کیا ہے ۔ کہ وُہ اورنگ زیب سے ملے ہُوئے تھے ۔ مگر قدرت کا کھیل ہے کہ مَیں اُن کی بھلائی کے لئے مُسلم حکمران سے لڑتا ہوں اور یہ (ادھیہ) اُس کیساتھ مِل کر مجھے نقصان پہنچاتے ہیں ۔

Taj Tahir Foundation

۵۹۴ ترے ذہن میں آ گیا ہے فتور — تو انصاف سے دور مذہب سے دور

۵۹۱ اٹھانے سے تجھ کو ہے منکر زمیں — فلک کی نگاہوں میں تو ہے لعین

۵۹۳ ترا اس قدر بڑھ گیا تھا غرور — کھٹکتا تھا آنکھوں میں آنندپور

۵۹۴ اسے جیتنے کا جب آیا خیال — تو اس خطے کو کر دیا پائمال،

۵۹۵ پہاڑی علاقے کے راجے تمام — وطن ناشناسی میں مشہور عام

۵۹۶ مری دشمنی پر کمر بستہ تھے — تری دوستی سے وہ پیوستہ تھے

۵۹۷ تری شہ سے فتنے اٹھاتے تھے وہ — مری راہ میں کانٹے بچھاتے تھے وہ

۵۹۸ کئے میں نے ان میں سے اکثر ہلاک — چلا اس طرح خنجر خوفناک،

۵۹۹ میں وحدت پرست اور وہ بت پرست — انہیں مجھ سے پھر کیوں نہ ہوتی شکست

۶۰۰ کروں ان کی خاطر میں قربانیاں — مگر حیف پہنچائیں مجھ کو زیاں

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۱۱۶) ببیں قدرتِ نیک یزدانِ پاک — کہ از یک بہ دہ لک رساند ہلاک

(۱۱۷) چہ دشمن کند مہرباں است دوست — کہ بخشندگی کارِ بخشندہ اوست

(۱۱۸) رہائی دہ و رہنمائی دہد — زباں را صفت آشنائی دہد

(۱۱۹) عدو را چوں کور او کند وقت کار — یتیماں برول برد بے زخم خار

(۱۲۰) ہر آں کس کہ او راستبازی کند — رحیمے برو رحم سازی کند

Taj Tahir Foundation

معنے :-

دہ لک ———— دس لاکھ
بخشندگی ———— مہربانی کرنا
صفت آشنائی ———— پرماتما کے گُن گانا
کور ———— اندھا
بے زخم خار ———— کانٹا چبھے بغیر
یتیماں ———— اپنی فوج کی طرف اشارہ
رحیمے ———— خدا

تشریح :-

خدا کی قدرت دیکھو میں نے ایک کو دس لاکھ سے لڑا دیا - اور دس لاکھ کو ہلاک کر دیا۔ جب ایشور مہرباں ہو تو دشمن کیا بگاڑ سکتا ہے - ایشور بخشنے والا ہے - اس نے مجھے یہ طاقت دی ہے کہ اسکی صفت کروں۔ اسی کی کرپا ہے کہ دشمن کو اندھا کر دیا اور میری فوج جنگ میں نقصان کرائے بغیر سرخرو ہو آئی - جو آدمی سچائی پر ہوتا ہے ایشور اس کی مدد کرتا ہے - اس پر رحم کرتا ہے +

۶۰۱ مگر میں صداقت پہ ہوں کاربند — عدو مجھ کو پہنچائے کیونکر گزند

۶۰۲ حمایت میں کرتا ہوں مظلوم کی — میں ڈھارس بندھاتا ہوں محکوم کی

۶۰۳ اٹھائی ہے تلوار اسی کے لئے — چھڑی ہے یہ پیکار اسی کے لئے

۶۰۴ خدا کیوں نہ پھر مجھ پہ ہو مہرباں — مجھے کیوں نہ حاصل ہو امن و اماں

۶۰۵ کرشمہ اسی کی خدائی کا ہے — کہ سب مرحلے کرلئے میں نے طے

۶۰۶ مری فوج جب شہر میں گھر گئی — تری فوج چاروں طرف سے بڑھی

۶۰۷ تو میرے خدا نے بچایا مجھے — وہی سرسہ (ایک ندی) سے پار لایا مجھے

۶۰۸ مصیبت میں وہ بن گیا میری ڈھال — میں اس کا پجاری وہ میرا اکال

۶۰۹ تری فوج کی فوج اندھی ہوئی — یہی غیب سے میری امداد تھی

۶۱۰ وہیں تیرا گھیرا ادھر رہ گیا — نکل آیا بچ کر مرا قافلہ

Taj Tabir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۱۲۱) کسے خدمت آید بسے قلب و جاں — خداوند بخشید براو اماں!

(۱۲۲) چوں دشمن براں حیلہ سازی کند — براو خود خدا چارہ سازی کند

(۱۲۳) اگر بر یک آمد دہ و دہ ہزار — نگہبان اورا شود کردگار

(۱۲۴) ترا گر نظر است بر فوج و زر — بہ مارا نگہ است یزداں نگر

Taj Tahir Foundation

معنے :

قلب و جاں —— دل و جان سے
حیلہ سازی —— حملہ کرتا ہے
بر یک —— ایک آدمی پر
دہ و دہ ہزار —— ایک لاکھ
کردگار —— پرماتما
چارہ سازی —— امداد۔ حفاظت
یزداں نگر —— ایشور کو دیکھنے والا

تشریح :-

اگر کوئی شخص دل و جان سے خدمت کرتا ہے۔ تو ایشور اسے امن و امان بخشتا ہے خوشی دیتا ہے۔ اگر دشمن اس پر حملہ کرے۔ تو ایشور اس کو بچاتا ہے۔ اگر ایک سچے آدمی پر ایک لاکھ آدمی ٹوٹ پڑیں تو ایشور اس کی نگہبانی کرتا ہے۔

٦١١۔ جسے خدمتِ خلق مرغوب ہے — خدا کو وہی شخص محبوب ہے

٦١٢۔ ترے مجھ پہ جتنے بھی حملے ہوئے — بچایا مجھے اُس نے ہر ایک سے

٦١٣۔ نہیں ڈر اگر فوج ہے میری کم — عدو ہے زیادہ نہیں اس کا غم

٦١٤۔ مجھے اعتماد اُس کی بخشش پہ ہے — مجھے تکیہ اُس کی نوازش پہ ہے

٦١٥۔ اگر حملہ ہو لاکھ کا ایک پہ — اگر اس پہ چھا جائیں وہ سر بسر

٦١٦۔ اگر ایک پر ہے خدا کی نظر — ستم پر بتد بھی لاکھ کی ہے مگر

٦١٧۔ تو اس ایک کی جیت ہوگی ضرور — اِسی جیت سے ہے خدا کا ظہور

٦١٨۔ کچلنا ہے اک روز ظالم کا سر — مجھے واہگورو نے دیا ہے یہ ور

٦١٩۔ اکڑتا ہے تُو اپنی فوجوں پہ کیا — مرا حوصلہ ان سے بھی ہے سوا

٦٢٠۔ لڑائی نئی میں نے چھیڑی ہے آج — ترے سر کی دھجی اُدھیڑی ہے آج

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۱۲۵) کہ او را غرور است بر ملک و مال | بہ مارا پناہ است یزداں اکال

(۱۲۶) تو غافل مشو زیں سپنجی سرا | کہ عالم بگذرد سرے جا بہ جا

(۱۲۷) کجا شاہ کیخسرو و جامِ جم | کجا شاہِ آدم سپرد عدم

(۱۲۸) فریدوں کجا بہمن اسفندیار | نہ انقلاب دارا در آمد شمار

(۱۲۹) کجا شاہ اسکندر و شیر شاہ | کہ یک ہم نماند است زندہ بجاہ

معنی :-

یزداں اکال ——— ایک پرماتما
سپنجی سرا ——— فانی دنیا
سپرد عدم ——— ہونے والا

تشریح :-

تجھے سلطنت پر غرور ہے۔ اور ہمیں ایشور نے پناہ دی ہوئی ہے۔ تو اس دنیا کے انجام سے غافل نہ ہو۔
کہ کئی عالم اس جگت سے گذر گئے۔ کیخسرو جام جم۔ شاہ آدم۔ فریدوں۔ اسفندیار۔ دارا۔ اسکندر، شیر شاہ،
غوری وغیرہ سب مر گئے۔ ان میں سے ایک بھی باقی نہیں رہا۔ اس لئے اے اورنگ زیب! تیرا بھی
یہی حشر ہونے والا ہے۔

۶۲۱۔ نہ کر سلطنت پر تو اتنا غرور — کہ پیدا ہوئے اس سے اکثر فتور

۶۲۲۔ اگر ہیں جنوں و حسد تیرے ساتھ — ہے میرے خدا کا مرے سر پہ ہاتھ

۶۲۳۔ خدا کی خدائی سے غافل نہ ہو — کبھی درمیاں حدِ فاصل نہ ہو

۶۲۴۔ یہ دنیائے فانی ہے ایسی سرا — کہ اس میں نہ ظلم و ستم رہ سکا

۶۲۵۔ کئی تجھ سے پہلے بھی ظالم ہوئے — کئی تجھ سے پہلے بھی حاکم ہوئے

۶۲۶۔ مٹائے گئے ان کے نام و نشاں — ہیں ماتم کناں ان پہ ویرانیاں

۶۲۷۔ کوئی ان کا ذکر آج کرتا نہیں — کوئی ان کا دم آج بھرتا نہیں

۶۲۸۔ جفاگر ستمگارِ جفا ہو گئے — فنا کرتے کرتے فنا ہو گئے

۶۲۹۔ ہوا نازل ان پر وہ قہرِ خدا — کسی کو نہ ان کا پتہ تک رہا

۶۳۰۔ یہ تاثیر ہے آہِ مظلوم کی — اثر کر گئی تیغ محکوم کی

Taj Tahir Foundation

گورو مہاراج کے اشعار :-

(۱۳۰) کجا شاہِ تیمور و بابر کجا ست — ہمایوں کجا۔ شاہِ اکبر کجا ست

(۱۳۱) ببیں گردشِ بے وفائے زماں — کہ بر ہر بگذرد مکین و مکاں!

(۱۳۲) تو گر جبر عاجز خراشی کنی — قسم را بہ تیشہ تراشی کنی

(۱۳۳) حقے یار باشد چہ دشمن کند — اگر دشمنی را بہ صد تن کند

(۱۳۴) عدو دشمنی گر ہزار آورد — نہ یک موئے آزار نزار آورد

معنے :-

عاجز خراشی ———— مظلوموں کو ستانا
حقے ———— خدا
یک موئے ———— تھوڑا سا بھی
بہ تیشہ خراشی ———— تیشے سے کاٹنا
بہ صد تن ———— سوگنا زیادہ کرے
نزاد ———— کمزور

تشریح :-

جب مغل حکمران تیمور۔ بابر۔ ہمایوں۔ اکبر نہیں ہے۔ تو اے اورنگ زیب! تو بھی نہیں رہیگا۔ زمانے کی گردش ہے۔ ہر گھر اور ہر آدمی پر گذرتی ہے۔ اگر تو ستم کر کے کمزوروں کو ستائے گا تو یقیناً اپنی قسم کے پرخچے اڑائے گا۔ یاد رکھ کہ دشمن میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ بال بیکا بھی نہیں کر سکتا۔ میں ہمیشہ چڑھتی کلا میں رہوں گا۔ مجھے واہگورو نے ظلم کو مٹانے اور مظلوم کو بچانے کے لئے بھیجا ہے۔

٦٣١ کہاں شانِ کیخسروی آج ہے — کہاں جامِ جم ہے کہاں تاج ہے

٦٣٢ فریدوں کا نام و نشاں ہے کہاں — تشدّد کا سکہ رواں ہے کہاں

٦٣٣ کہاں ہے سکندر کا کبر و غرور — کہاں ابنِ قاسم کا فسق و فجور

٦٣٤ کہاں قتل و غارت ہے تیمور کی — کہاں جنگ آرائی مغرور کی

٦٣٥ کہاں نام غزنی کے محمود کا، — کہاں دفن ہے جسم مردود کا

٦٣٦ کہیں بھی نہیں یادِ اسفندیار — کہیں بھی نہیں اس کی گرد و غبار

٦٣٧ ہوا ختم بابر کا جور و جفا — نہیں رعب باقی جہانگیر کا

٦٣٨ کئے جس نے بھی ظلم انسان پر — گھرو گیا جس نے شیطان پر

٦٣٩ کبھی بھی وہ ہوتا نہیں سرخرو — بشر کا عدو ہے خدا کا عدو

٦٤٠ بنائیں نہیں ظلم کی پائیدار — انہیں ختم کرتا ہے خود کردگار

۶۴۱۔ مِلا جو مجھے عرصۂ زندگی — کروں گا خُدا کی نمائندگی

۶۴۲۔ مِٹانے کو آیا ہوں ظالم کا نام — مجھے واہگورو نے یہ سونپا ہے کام

۶۴۳۔ کسی نے بھی ڈھائے مظالم اگر — خُدا کے پسندیدہ داناؤں پر

۶۴۴۔ کسی نے بھی بے بس کا گھونٹا گلا — کسی کا بھی بے بس پہ خنجر چلا

۶۴۵۔ کسی نے بھی پہنچائی زک دھرم کو — کسی کی نہ آئی کمک دھرم کو

۶۴۶۔ تو میں بن کے تلوار آجاؤں گا — اجل بن کے ظالم کو کھا جاؤں گا

۶۴۷۔ خُدا کا حقیقی پیمبر ہوں میں — یقیناً ہر اِک شے سے برتر ہوں میں

۶۴۸۔ میرا لکھیہ ہے ایک پرُشن اکال " — کئے جس نے دشمن مرے پائمال

۶۴۹۔ مری فوج کا دل ابھی تک دو چند — مری فوج کا سر ابھی تک بلند

۶۵۰۔ اِسی فوج کی جسم و جاں خالصہ — اِسی فوج کا ترجماں خالصہ

(ختم)

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

Taj Tahir Foundation

7|-

Taj Tahir Foundation